عِلاجُ السّالِکین

تالیف

فخر العلماء والمحد ثین واقف رموز شریعت حضرت سیدنا مولانا مرشدنا الحاج
ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری دامت فیوضہ وبرکاتہ



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ

مانو نہ مانو حضرتِ دل اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

عِلَاجُ السَّالِکِیْن

مُؤلفہ

فخر العلماء والمحدثین واقف رموز شریعت حضرت سیدنا مولانا مرشدنا الحاج
ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری دامت فیوضہ و برکاتہ

Published by :

دکن ٹریڈرس بک سیلر اینڈ پبلشرز

23-2-378 مغل پورہ حیدرآباد 500 002

☎ : 040-24521777, 66490230, Fax : 66710230

تفصیلات کتاب

نام کتاب : علاج السالکین

نام مصنف : محدث دکن حضرت ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ نقشبندی قادریؒ

تعداد اشاعت : ایک ہزار (1000)

کمپیوٹر کتابت : محمد وحید الدین

طباعت : ''دکن ٹریڈرس'' بک سیلر اینڈ پبلیشرس حیدرآباد، تلنگانہ۔ الہند

سن اشاعت : ربیع الثانی 1438ھ جنوری 2017ء

Published by :

دکن ٹریڈرس بک سیلر اینڈ پبلیشرز

23-2-378 مغل پورہ حیدرآباد 500 002

: 040-24521777, 66490230, Fax : 66710230

فہرست

Page-30/67

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے مرے معبود، اے میرے الٰہ ❁ ہے توہی مقصود دل بے اشتباہ
اے مرے مطلوبِ دل مطلوبِ جاں ❁ اپنے ملنے کا بتا کوئی نشاں
اے مرے محبوب، اے میرے حبیب ❁ ہوں غمِ دوری سے مرنے کے قریب
کب تلک یارب رہوں تجھ سے جدا ❁ جلوہ گر ہو مجھ کو کر مجھ سے جُدا
یاالٰہی مجھ کو مجھ سے دور کر ❁ تاکہ دیکھوں تجھ سے تجھ کواک نظر
دوجہاں سے کچھ نہیں مجھ کو طلب ❁ تجھ سے کرتا ہوں دلے تجھ کوطلب
ہے مریضِ لا دوا کی تُو دوا ❁ ہے ہراک حاجت کاتوحاجت روا
ہے مرے ہر درد کی تُو ہی دوا ❁ ہے تو ہی مرہم مرے ہر زخم کا
کر مجھے یوں اپنی الفت سےتومست ❁ جن سے ہوویں سب خیال غیر پست
دے مجھے اب ہوش یارب اس قدر ❁ تجھ پہ دیوانہ رہوں آٹھوں پہر
ذکر ہو وے تو ترا ہو وے سدا ❁ فکر ہو وے تو تری ہو وے سدا
غیر تیرے جو ہو دل سے دُور ہو ❁ تیری الفت سے یہ دل معمور ہو
خاکِ راہِ دردمنداں کر مجھے ❁ جان بریاں چشم گریاں کر مجھے
داغِ دل سے کر مجھے باغ و بہار ❁ تاکہ آوے سیر کو تو گلعذار
ختم کرکے یہ مناجاتِ نکو ❁ کر وسیلہ ذات پیغمبر کو تو

گر تو طالب ہے وصول اللہ کا ❁ چل پکڑ دامن رسول اللہ کا
بے وسیلوں کا وسیلہ ہے وہی ❁ بلکہ ساروں کا وسیلہ ہے وہی
لیک صد افسوس حسرت بے حساب ❁ ہیں پڑے چاروں طرف تجھ پہ حجاب
نے تو کر سکتا ہے آنکھوں سے نظر ❁ اور نہ سُن سکتا ہے کانوں سے خبر
پھنس گیا دَلدَل میں غفلت کے تو آہ ❁ ہل نہیں سکتا کہ پاوے حق کی راہ
مرکبِ توبہ عصائے آہ لے ❁ پھر نکل دَل دَل سے اپنی راہ لے
کرتو پیدا دل میں اپنے دردِ عشق ❁ تا تپِ غفلت کو کر دے سرد عشق
تیل سے غفلت کے کر کانوں کو پاک ❁ بعد ازاں سن یہ شکایت درد ناک

شکایت

اے خدا کے ڈھونڈھنے والو تم نے خدا کو ہر جگہ ڈھونڈا، کہاں کہاں گشت لگایا دشوار سے دشوار مقامات تک بھی ہو آیا پر کہیں اس کا پتہ نہ پایا۔

آؤ ہم تمہیں جہاں بتاتے ہیں وہاں ڈھونڈو وہ مِلے گا تو وہیں ملے گا سنو سنو۔ اِس کے ملنے کی جگہ دل ہے دل ہی تو وہ تخت ہے جس کو عرشِ سبحان کہتے ہیں۔ نہیں نہیں دل ہی وہ مکان ہے جسے لا مکان کہتے ہیں۔ دل اس کے گھر کا نام ہے جو بے نشان ہے اسی نے دل کو یہ وسعت دی ہے کہ سب کی سمائی اس میں ہو جاتی ہے اُسی نے اس کو یہ فراخی دی ہے کہ سب کی گنجائش اس میں ہو جاتی ہے

کوئی چیز نہیں کہ اس میں نہ سما سکے کوئی شئے نہیں کہ اس میں نہ آسکے۔

چیزوں کا ذکر چھوڑو اشیاء کا نام نہ لو۔ وہ اس میں سما جاتا ہے جو کہیں نہیں سماتا وہ اس میں رہتا ہے جو کہیں نہیں رہتا وہ اس میں نظر آتا ہے جو کہیں دکھائی نہیں دیتا وہ اس میں ٹھہرتا ہے جو کہیں، نہیں ٹھہرتا، جو زمین پر نہیں سماتا، جو آسمان میں نہیں آتا وہ دل ہی میں آجاتا ہے۔

مولانا فرماتے ہیں

گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است — من نہ گنجم، ہیچ در بالا و پست

در زمین و آسمان و عرش نیز — می نہ گنجم ایں یقین داں اے عزیز

در دل مومن بگنجم اے عجیب — گر مرا جوئی در آں دلہا طلب

یعنی نہ زمین میں یہ گنجایش نہ آسمان میں یہ وسعت جو مومن کے دل میں ہے اگر مجھ کو ڈھونڈنا ہو تو انہیں دلوں میں ڈھونڈو۔

اے خدا کے ڈھونڈنے والو ! یہ جو کچھ تم نے سُنا سب سچ ہے مگر یہ اس دل کی شان نہیں ہے۔ جو ہمارے پہلو میں ہے۔ اس نے تو لٹیا ہی ڈبودی رات دن غفلت میں ڈوبا ہوا ہے اس کی عمر قیل وقال میں گزر رہی ہے ہر وقت نئی نئی بیڑیوں میں جکڑا جاتا ہے پھر بھی جب سوجھتی ہے تو اور جکڑے جانے ہی کی سوجھتی ہے۔ راستہ بھولا ہوا غفلت کی نیند میں ہے غیر خدا کی محبت میں کچھ ایسا

مست ہے کہ یہ نشہ ابھی اترا ہی نہیں کہ اور پیتے ہی جاتا ہے پھر آخرت کا ہوش آئے تو کس طرح آئے۔

کم اُنادی وھو لایصغی التناد وافوادی وافؤادی وافؤاد

ہائے اے دل۔افسوس اے دل۔میرے پیارے دل میں تجھے کب تک پکاروں تو میری سُنتا ہی نہیں وہ دن کب آئیں گے جو تو پلٹی کھائے گا سب کو چھوڑ کر ایک کا ہو جائے گا۔

یابھائی اتخذقلباً سِواہ فھو مامعبودہ الاھواہ

کیا کروں یہ دل تو اب کام کا نہ رہا۔اس نے تو خدا کو چھوڑ کر خواہشات نفسانی کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اس دل کو تو آگ لگا دو۔

خدا کو ڈھونڈ نے کے پہلے کوئی اور ایسا دل ڈھونڈ و جس میں خدا آسکے اس کا معبود ہو تو خدا ہی ہو۔اس کا محبوب ہو تو خدا ہی ہو۔اس کا مقصود ہو تو خدا ہی ہو۔

اے عندلیب آؤ کریں مل کر زاریاں تُو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

طرح طرح کی بیماریوں نے اس دل کو تو مسخ کر دیا ہے اس کو یہ بھی خبر نہیں کہ میں بیمار ہوں۔

سُن اے دل تو بیمار ہے تیری بیماریوں کا پہچاننا بہت مشکل ہے۔اس لئے تو سمجھتا ہی نہیں کہ میں بیمار ہوں ایک وقت تیرے سمجھنے کا آتا ہے اس وقت سمجھنے

سے کیا فائدہ اب وقت ہے سمجھتا ہے تو سمجھ لے ۔

ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں
مانو نہ مانو حضرتِ دل اختیار ہے

ہر چیز علامتوں سے پہچانی جاتی ہے تیرے بیمار ہونے کی یہ علامتیں ہیں۔

پہلی علامت انسان کا ہر عضو ایک خاص فعل کے لئے بنایا گیا ہے

جس فعل کے لئے وہ عضو بنا ہے اگر وہ فعل اس عضو سے صادر نہ ہوسکے یا بہت ہی خلل کے ساتھ ہوسکے تو سمجھنا چاہیے کہ وہ عضو بیمار ہے۔جیسے ہاتھ پکڑنے کے لئے پیر چلنے کے لئے کان سننے کیلئے آنکھ دیکھنے کیلئے بنائے گئے ہیں۔اگر ہاتھ نہ پکڑ سکے پیر چل نہ سکے، کان سُن نہ سکے، آنکھ نہ دیکھ سکے تو سمجھو کہ یہ اعضاء بیمار ہیں۔ ایسا ہی دل بھی خدا کی محبت اور معرفت اور اس کی عبادت کی لذّت لینے کے لئے بنایا گیا ہے۔اگر دل میں یہ نہیں تو وہ دل تندرست نہیں بلکہ بیمار ہے۔

میرے پیارے دل جس معدہ کو روٹی سے زیادہ مٹی پیاری ہو تو اس کو بیمار کہنے تیار ہو جاتا ہے ایسا ہی اگر اللہ سے زیادہ اور چیزیں تجھے پیاری ہوں تو کیا ہم تجھ کو بیمار نہ کہیں تجھے نفس شیطان دھوکے میں رکھے ہوئے ہیں تو یہی سمجھا ہوا ہے کہ مجھے خدا سے محبت ہے اور میں تندرست ہوں۔

ذرا محبت کی کسوٹی پر اپنی محبت کو کس کر تو دیکھو جب تجھے خبر ہوگی کہ میں اب تک دھوکے میں تھا۔ ہے کچھ اور سمجھا تھا کچھ۔

محبت کی کسوٹی : وہ کسوٹی یہ ہے کہ دنیا اور دنیا کے محبوب ایک چیز کا حکم دے رہے ہیں۔ خدائے تعالیٰ کا حکم اس کے خلاف ہے۔ اب دیکھو دل کدھر جھکتا ہے۔ اگر خدائے تعالیٰ کے حکم کے طرف مائل ہے تو معلوم ہوا کہ خدائے تعالیٰ کی محبت غالب ہے یہی محبت دل کی صحت کی علامت ہے۔ اگر دنیا اور دنیا کے محبوب کی طرف جھک رہا ہے تو سمجھو کہ دنیا کی محبت غالب ہے۔ خدا کی محبت نہیں صرف دھوکا ہے یہی دل کے بیمار ہونے کی علامت ہے۔ خدا کیلئے سنبھلو اور جلد دل کو صحت ہونے کے لئے کوئی تدبیر کرو۔

بیماری دل کی شدت وکمی : دیکھو دل بیماری کی کمی وزیادتی کا معیار یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے سوائے دنیا کی کسی چیز کی محبت جس درجہ کی ہوگی اسی درجہ کا دل کو مرض ہے۔ اگر زیادہ محبت ہے تو مرض بھی سخت ہے۔ اگر تھوڑی محبت ہے تو مرض بھی خفیف ہے۔ ہاں ان چیزوں کی محبت کوئی اس وجہ سے رکھا ہے کہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی محبت میں مدد دے رہی ہیں تو اس کو مرض نہ سمجھو یہ صحت کی علامت ہے۔

دوسری علامت دل بدن کا بادشاہ ہے۔ اور بدن اس کی رعیت اور سلطنت ہے۔ جب رعیت اعضاء ہیں جیسے آنکھ، کان، زبان وغیرہ تو بادشاہ کے

بھی اعضاء ہونا ضروری ہے۔ بصیرت دل کی آنکھ ہے تذکرہ دل کی زبان ہے۔ مراقبہ دل کا سننا یعنی اس کے کان ہیں جب خدائے تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ اس کی نیکیوں کی وجہ سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل کی آنکھوں کو کھول دیتا ہے کہ ہر چیز کو عبرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے رات دن ذکر کے ساتھ فکر میں بھی لگا رہتا ہے اور دل کی زبان کو بھی کھولتا ہے کہ ہمیشہ محبوب کی یاد اس دل میں بسی رہتی ہے یادداشت کا ملکہ پیدا ہو جاتا ہے اور اس دل کے کانوں کو سنا تا ہے۔ ہمیشہ مراقبہ میں لگا رہتا ہے۔ یہ دل کے صحت کی علامت ہے بخلاف اس کے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ اس کی نافرمانیوں کی وجہ سے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل کی آنکھوں اور کانوں پر مہر لگا دیتا ہے نہ کبھی عبرت ہوتی ہے نہ کسی وقت فکر اور مراقبہ کی نوبت آتی ہے، دل کی زبان کو بھی گویائی سے روک دیتا ہے۔ کبھی بھولے سے بھی یاد الٰہی اس دل میں نہیں آتی رات دن غفلت میں گزرتی ہے یہی دل کی بیماری کی علامت ہے۔

دل کی صحت کی علامتیں

شک ونفاق سے دل پاک ہونا، کبیرہ گناہوں سے بچتے رہنا رضائے حق کی طلب پیدا ہونا، یعنی جو کام کرے خدائے تعالیٰ کے راضی ہونے کیلئے کیا کرے۔ باطنی نسبت حاصل ہونا یعنی ذکر و یادداشت کا ایسا ملکہ ہو جائے کہ کسی وقت غفلت اور بھول نہ ہو اور اس میں زیادہ

تکلیف نہ کرنا پڑے اور اطاعت حق یعنی احکام شرعیہ کے اتباع کی دلی رغبت اور ناجائز و ممنوع امور سے دل نفرت ہو جائے اور دنیا کی حرص دل سے نکل جائے اور قرآن کی زندہ تصویر بن جائے۔

(یہ باطنی نسبت پیدا ہونے کی علامت ہے)

دل کی بیماریوں کا مادّہ: غفلت، حُب دنیا، اتباع شہوات یعنی خواہشات نفسانی کی پیروی کرنا اور ان کی اُلفت اور عادات، تکبر اور حسد یہی دل کی بیماریوں کا مادّہ ہے۔ اسی سے دل کی ساری بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

دل کے بیمار کا پرہیز: گناہ پر اصرار غافلوں کی صحبت، اجنبی عورتوں کے ساتھ تنہائی اور ان کی ہم کلامی اس مالدار کی ہم نشینی جو اپنے مالداری پر اتراتے رہتے ہیں ہویٰ یعنی نفسانی خواہشات کی پیروی، معصیت صغیرہ ہو یا کبیرہ قلب سے ہو یا زبان سے یا ہاتھ پاؤں یا آنکھ کان۔

فضول کلام۔ محلِ نامشروع ہیں، رغبتِ شہوت سے کسی کے طرف توجہ کرنا خواہ آنکھ سے یا دل کے خیال سے بیجا یا اعتدال سے زیادہ غصہ کرنا یا بد خلقی و سختی کے ساتھ کسی سے پیش آنا وہ غفلت جس کا سبب دنیوی تعلقات ہوں کیوں کہ ایسی غفلت تجدید ذکر سے بھی ختم نہیں ہوگی۔ بار بار قلب اُدھر ہی کشش کرے گا کسی سے دوستی یا دشمنی باندھ لینا۔

دوست تو اس پر ہجوم کر کے اس کے وقت کو خراب کریں گے۔ اور دشمن اس کو ایذائیں پہنچا کر پریشانی میں ڈالیں گے۔

اسی طرح جو اُمور دل کو پریشانی اور تشویش میں ڈالنے والے ہوں اور فی نفسہٖ ضروری نہ ہوں یہ چیزیں دل کے لئے زہر ہیں۔ ہمیشہ ان سے بچتے رہو۔

دل کے طبیب: انبیاء علیہم السلام اور ان کے نائب پیرانِ کبار دل کے نباض اور اس کے معالج ہیں۔

جو نائب رسول کہ دل کے طبیب ہیں ان کی یہ علامتیں ہیں

پیر کامل وہ ہے جس میں یہ علامات ہوں بقدر ضرورت علم دین رکھتا ہو خواہ تحصیل سے یا صحبت علماء سے عقائد و اعمال و اخلاق میں شریعت کا پابند ہو۔ متقی ہو یعنی گناہوں سے بچتا ہو۔ صغیرہ پر اصرار نہ کرتا ہو۔ ظاہری و باطنی طاعتوں پر مداومت رکھتا ہو۔ دنیا کی حرص نہ رکھتا ہو۔ آخرت اس کے پیش نظر ہو کمال کا دعویٰ نہ کرتا ہو کہ یہ بھی شعبۂ دنیا ہے۔ کسی پیر کامل کی صحبت میں چندے رہا ہو۔ اُس سے فیوض و برکات حاصل کئے ہوں۔ اس زمانہ کے منصف علماء اور مشائخ اس کو اچھا سمجھتے ہوں۔ بہ نسبت عوام کے خواص یعنی سمجھدار دیندار لوگ اس کے طرف زیادہ مائل ہوں۔ اس سے جو لوگ بیعت کئے ہیں۔ ان میں اتباع شریعت غالب ہو۔ دنیا کی حرص کم ہوگئی ہو۔ وہ اپنے مریدوں کا خیال رکھتا ہو کہ کوئی بات ان سے

خلاف شریعت وطریقت دیکھے یا سُنے تو اُن کو روک ٹوک کرتا ہو ہر ایک کو اس کی مرضی پر نہ چھوڑتا ہوا اس کی صحبت میں چند بار بیٹھنے سے دنیا کی محبت میں کمی اور حق تعالیٰ کی محبت میں ترقی محسوس ہوتی ہو۔ خود بھی وہ ذاکر شاغل ہو کہ بغیر اس کے تعلیم میں برکت نہیں ہوتی۔

جس شخص میں یہ علامتیں ہوں تو پھر اس میں یہ نہ دیکھے کہ اُس سے کوئی کرامت بھی صادر ہوتی ہے یا نہیں یا اس کو کشف بھی ہوتا ہے یا نہیں یا یہ جو دعاء کرتا ہے وہ قبول ہو جاتی ہے یا نہیں یا یہ صاحب تصرفات ہے یا نہیں کیونکہ یہ امور پیر کامل کو لازم نہیں ہیں اسی طرح یہ نہ دیکھے کہ اس کی توجہ سے لوگ مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگتے ہیں یا نہیں کیوں کہ یہ بھی پیر کامل کے لئے ضروری نہیں۔ اصل میں یہ ایک نفسانی تصرف ہے۔ جو مشق سے بڑھ جاتا ہے۔ غیر متقی بلکہ غیر مسلم بھی کر سکتا ہے۔ اس سے چنداں نفع بھی نہیں کیوں کہ اس کے اثر کو بقاء نہیں ہوتا۔

دل کے علاج کی ترغیب: اے خدا کے ڈھونڈھنے والو! بیمار دل کب تک پہلو میں لئے رہو گے۔ دیکھو بیماری بڑھ رہی ہے۔ بیماری کا انجام موت ہے۔ اگر دل مر گیا تو اس مردہ دل کو لے کر کیا کرو گے۔ آخرت کی سعادت تو زندہ دل کے ساتھ ہے۔ زندہ دل کو قلب سلیم کہتے ہیں۔ اسی کے طرف زوردار الفاظ میں رغبت دلائی گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ **اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ** جہاں مال ہی

کام آئے گا نہ اولادو ہاں وہ دل کام آئے گا جو دل کی بیماریوں سے صحیح وسالم ہے۔

میرے پیارے دل تو کسی بیمار کو دیکھا ہی نہیں تجھے کیا خبر کہ بیماری میں کیا کرتے ہیں اور تو بیمار کیا کر رہا ہے۔ فرض کرو کہ دنیا کا ایک خودمختار بادشاہ ہے۔ اپنی ساری خواہشات کو وہ پورا کرسکتا ہے۔ دنیا کی کوئی ایسی لذت نہیں کہ جو وہ اُس کو حاصل نہ کرسکے اتفاق سے ہو گیا وہ بیمار سچ بتا اے دل اب وہ کیا کرے گا۔ طبیبوں کو بلائے گا، دواسازوں کو جمع کرے گا۔ کڑوی سے کڑوی دوا کو گو وہ کیسی ہی ناگوار ہو خوشی سے پیئے گا۔ ساری لذتوں کو خیر باد کہہ کر صرف طبیب کی بتائی ہوئی چیزوں کو استعمال کرے گا۔ اس سے گو وہ لاغر ہوتا جائے گا۔ مگر دن بدن اس کی بیماری میں گھٹاؤ ہونا شروع ہوگا۔ اور اس کو صحت ہوتی جائے گی۔ اس اثناء میں اگر اس کا نفس پرہیز توڑنا چاہیے گا تو شروع بیماری کے دردیں اور تکلیفیں پیش نظر ہو جائینگی موت آنکھوں کے سامنے پھرے گی۔ شماتت اعداء کا خیال آئے گا تو نفس کو ملامت کرے گا اور ہرگز پرہیز نہ توڑے گا۔ ہمیشہ اس کو شفا کا خیال، بدن کی صحت، آرام وراحت کی زندگی کڑوی سے کڑوی دواپینے کے لئے ابھارتے رہیں گے۔ لذّتوں کا چھوڑنا، ناگوار چیزوں پر صبر کرنا اس کو آسان ہوگا۔

میرے پیارے دل دیکھ بیمار اس طرح بیماری کا علاج کیا کرتے ہیں تُو بھی کبھی طبیب روحانی کو نبض دکھایا اور کبھی علماء ربانی سے مشورہ لیا اور اُن کی بتائی ہوئی کڑوی دوا کا کبھی استعمال کیا۔ کبھی تجھ کو پرہیز کا بھی خیال آیا جب یہ

کچھ بھی نہ کیا تو سچ بتا پھر تیری بیماری جائے تو کس طرح جائے۔

اے دل مجھے تو تیرے آثار کچھ اچھے نہیں دِکھتے کیا سچ مچ تو مردہ دل ہی کہلانا چاہتا ہے شیطان کی شماتت کا بھی تجھ کو کچھ خیال نہیں کب تک ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہے گا۔ چل اٹھ اب علاج میں سستی نہ کر۔ ہمت کر ہمت ہی سے مشکل سے مشکل کام آسان ہو جاتے ہیں۔ انسان اگر ہمت کرتا ہے تو پرندوں کو ہوا سے، مچھلی کو دریا کی تہہ سے سونے چاندی کو سخت پہاڑوں کے اندر سے، وحشی جانوروں کو لق و دق جنگلوں سے درندوں کو ان کی گوئی سے نکال لاتا ہے۔ جب یہ ہمت کرتا ہے تو زہریلے سانپوں کو پکڑتا ہے پھر ان کو کھیل بناتا ہے۔ اور ان سے تریاق تیار کرتا ہے۔

انسان کی ہی ہمت کا نتیجہ ہے کہ تُوت کے پتوں سے کیڑوں کی پرورش ہوتی ہے پھر اس سے ریشمی تھان بن بن کر ہمارے سامنے آتے ہیں۔

اللہ رے انسان کی ہمت زمین پر ہو کر آسمانوں پر دوڑ لگاتا ہے۔ تاروں کی سیر کا اندازہ کرتا ہے۔ علم ہیئت کے دقیق سے دقیق مسائل میں کس کس طرح سے موشگافیاں کرتا ہے۔

انسان ہمت کرتا ہے تو کیا نہیں ہوتا۔ سرکش گھوڑا اس کو سواری دیتا ہے۔ وحشی کتا اور اڑتا ہوا باز اس کے لئے شکار لاتا ہے۔ او غافل انسان ہمت کر کے تُو سب کچھ کرتا ہے۔ ایک نہیں کرتا ہے تو دل کا علاج

دیکھ تیری یہ غفلت تجھے بُرے دن دکھائے گی۔ ہزار دوا کی جائے پھر بھی ایک دن اس جسم کو مرنا ہے۔ باوجود اس کے تُو طبیب اجساد (جسم کا علاج کرنے والا) کی طرف ہمیشہ مشغول رہتا ہے۔ ابدُ الآباد تک تیرے ساتھ رہنے والے دل کی تجھے کچھ پرواہی نہیں کبھی اس کے علاج کے لئے تو طبیب قلوب کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ آخر یہ کیا معاملہ ۔

چند چند از حکمت یونیاں

حکمت ایمانیاں را ہم بداں

دل کے بیماریوں کے ادویہ: دل کے بیماریوں کی دوائیں شریعت کے مطلب میں بنتی ہیں۔ انبیاء علیہم السلام ان کو ترتیب دیتے ہیں۔ وہ عبادات اور اعمال صالحہ۔ طاعت اور ذکر و تقویٰ۔ خوف الٰہی سے رونا اور نعمتوں پر شکر کرنا، عالمِ ربانی کا وعظ سُننا، ہر امر میں سنت پر عمل کرنا ہمیشہ تہجد پڑھتے رہنا۔

دل کی بیماریوں کے اسباب: جسمانی بیماریوں سے دل کے بیماروں کی تعداد بہت بڑی ہوتی ہے اس کے اسباب یہ ہیں۔

پہلا سبب: کہ جسمانی مریض اپنے مرض کو سمجھتا ہے۔ مگر دل کے بیمار کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ میں بیمار ہوں؟ اس لئے بیماری بڑھتی جاتی ہے اور ایک ایک بیماری سے کئی کئی بیماریاں پیدا ہوتی جاتی ہیں۔

دوسرا سبب: دوسری وجہ یہ ہے کہ جسمانی بیماریوں کا انجام موت کی صورت میں آنکھوں کے سامنے دکھائی دیتا ہے۔ بخلاف اس کے دل کے بیماریوں کا انجام اس عالم میں نظر نہیں آتا ہے۔ اس لئے بیمار بے فکر ہے اور بیماری اندر ہی اندر چڑتے جارہی ہے۔

تیسرا سبب: اصلی سبب دل کی بیماریوں کا وہ تقریریں ہیں جو ہمیشہ رجاءِ (امید) میں رکھ کر رحمت کی شان دکھا دکھا کر دل کے بیماروں کو ان کی بیماریوں سے غافل بنا رہے ہیں۔ کاش یہ علاج نہیں کر سکتے ہیں تو کم از کم مرض کو تو نہ بڑھاتے۔

دل کے بیماریوں کیلئے اصولِ علاج: اے دل کے بیمار اگر تو شفا چاہتا ہے تو تجھے چاہئے کہ ان چند امور کا دل سے یقین کرے اگر ڈاواں ڈول رہا تو تجھے شفا کی امید نہ رکھنا چاہیے۔ پہلے تو تجھے ماننا ہوگا کہ جسمانی مرض وصحت کی طرح دل کے مرض وصحت کے بھی اسباب ہیں جب تک تجھے اس پر پورا یقین نہ ہوگا تو تُو علاج کی طرف ہرگز متوجہ نہ ہوگا کیوں کہ مرض کے سبب کو دور کرنے کا نام ہی علاج ہے جب سبب ہی کا یقین نہیں تو پھر علاج کیا۔

دوسرا طبیب (ڈاکٹر) جسمانی کی طرح کوئی (پیر کامل) طبیب روحانی کو خاص طور پر معین کر کے اس کی نسبت تجھے یہ یقین کرنا ہوگا کہ یہ طب روحانی کا عالم ہے اور اپنے فن میں حاذق ہے۔ تشخیص اور نسخہ نویسی میں اعلیٰ پایہ رکھتا ہے اپنا

مطلب چلنے کیلئے جھوٹ سچ ملانے کا عادی نہیں ہے۔ کیونکہ مرض کے سبب کا یقین کرنا گویا اصل طب پر یقین کرنا ہے۔ صرف یہ یقین نفع نہیں دے سکتا جب تک کسی خاص معیّن طبیب کی نسبت امور صدر کا یقین نہ کرے۔

تیسرا اس طبیب حاذق (پیر کامل) کی ہر بات کو دلی توجہ سے سننا ہوگا۔ کیسی ہی کڑوی دوا دے اس کو خوشی سے پینا پڑے گا۔ جو وہ پرہیز بتائے اس پر سختی سے پابندی کرنا ہوگا۔

چوتھا بہت سے ایسے امراض ہیں کہ نبض اور قارورہ طبیب پر ظاہر نہیں ہوسکتے ہیں اس لئے طبیب کو اپنے کُل امراض کی اطلاع دینا ضروری ہے۔ اسی طرح اودل کے بیمار جو دل کے بیماریاں تجھ کو معلوم ہوسکتی ہیں ان سب کو پیرِ کامل پر ظاہر کرنا پڑے گا۔

ہائے افسوس آج کل مریض باوجود معلوم ہونے کے بھی طبیب روحانی سے مرض کو چھپاتا ہے۔ اگر طبیب ہی اس مریض میں جو بیماریاں ہیں ظاہر کردے تو اس سے ناراض ہوجاتا ہے پھر صحت ہو تو کیسے ہو۔

روحانی طبیب کے لئے اصول علاج: روحانی طبیبوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ سلفِ صالحین کی یہ طرز تھی کہ جو کوئی مرید ہونے آتا تو ذکر و القائے نسبت کے پہلے اس کے اخلاق درست کرتے اور جو دل کی بیماریاں

یعنی بُرے اخلاق ہیں ان کا علاج فرماتے پھر ذکر و شغل بتایا کرتے مثلاً کسی مرید کو دیکھے بنا ٹھنا رہتا ہے۔ حکم دیا کرتے کہ مسجد میں جھاڑو دیا کرو۔ جھاڑو دینے والے کی کیا ہیت اچھی رہ سکتی ہے۔ کسی میں تکبّر ہے تو یوں علاج فرماتے کہ نمازیوں کے جوتیاں درست کرتے رہو۔

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی جب جوان ہوئیں تو حضرت کو ان کے عقد کا خیال ہوا خود مدرسہ اسلامیہ میں تشریف لائے ہر لڑکے کے احوال پر اس کے دل پر نظر ڈالے۔ اُن میں سے ایک کو منتخب فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ حضرت میں مفلس ہوں فرمایا بابا تم مفلس ہو تو کیا ہوا۔ تمہارا دل تو غنی ہے بابا ہم اللہ والا ڈھونڈھتے ہیں۔ تمہارے دل میں اس کی صلاحیت ہے۔ غرض حضرت نے اُس قریب التحصیل طالب علم سے اپنی صاحبزادی کا نکاح فرما دیا۔ پھر وہ جب مرید ہوتے ہیں تو حضرت ان کے سر پر سیب کا ٹوکرا رکھا کہ تمام شہر میں بکواتے ہیں۔ ایک مدت کے بعد فرمائے بابا ہم نے تم سے جو سیب بکوائے تھے۔ اس سے غرض روپیہ کمانا نہیں تھی۔ بلکہ مولویت کی نخوت و غرور جو تم میں تھی اس کو توڑنا منظور تھا۔ یہ تھا قدیم روحانی طبیبوں کا علاج۔ اس کی وجہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ جب برتن کو قلعی کرنا چاہتے ہیں۔ تو پہلے میل کچیل کو ریتی ڈال کر رگڑ رگڑ کر صاف کیا کرتے

ہیں ۔ جب خوب صاف ہو جائے تو پھر قلعی کرتے ہیں یا جیسے طبیب جسمانی پہلے سہل (پیٹ کو صاف کرنے والی دوا) سے مادہ فاسد نکال کر پھر دوا پلاتے ہیں۔ یا مکان کو جب آراستہ کرنا منظور ہو تو پہلے کچرا کوڑا، جالے سب صاف کر کے پھر جھاڑ فانوس فرش سے آراستہ کرتے ہیں۔ یا کسی کو عمدہ لباس پہنانا ہوتا ہے تو پہلے جسم کو غسل دے کر میل کچیل سے صاف کیا کرتے ہیں اس کو تخلیہ کہتے ہیں۔ پھر ذکر شغل بتا کر تخلیہ کیا کرتے تھے۔ یعنی پہلے اخلاقِ رذیلہ دور کر کے پھر اخلاق حسنہ کا رنگ ان پر چڑھاتے تھے یہی طرز صحابہؓ کرام کے تربیت پانے اور تربیت کرنے کی تھی۔ متاخرین روحانی طبیبوں نے دیکھا کہ نہ پہلے کے جیسا لوگوں میں ہمت ہے نہ ویسی فرصت اس لئے وہ فرماتے ہیں کہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے پہلے مکان میں فرش کر کے پھر آہستہ آہستہ صفائی کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا ابتداءً ذکر بتا کر پھر آہستہ آہستہ دل کے امراض یعنی بُرے اخلاق کو چھڑاتے رہتے تھے اب آپ حضرات بھی مرید کر کے خدا کیلئے بے فکر نہ ہو جائیں دونوں طریقے آپ کے سامنے ہیں کوئی نہ کوئی طریقہ سے دل کے بیماریوں کا علاج فرماتے رہیئے۔

صحابہ کرام کی بچوں کی طرح تربیت کی گئی ہے۔ ہر بات میں ان کی نگرانی کی جاتی تھی۔ جس قدر موثر طریقہ تربیت کے تھے وہ سب برتے گئے۔ پہلے زبان سے قرآن وحدیث سُنا سُنا کر سمجھایا جاتا تھا۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

خود کر کے بتلاتے تھے۔ ہر وقت نگرانی کی جاتی تھی۔ جہاں کوئی بات خلاف ہوئی تو فوراً ٹوک دیئے گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وحشی وخونی، سفاک، ظالم بعد تربیت کے سارے عالم کو اپنے نور سے منّور کر گئے۔ آپ بھی بحیثیت نائب رسول ہونے کے اِسی طرح علاج فرمایئے۔ پھر دیکھئے کہ کس قدر جلد کایا پلٹ ہوتی ہے۔ اب تو لوگ عموماً یہ سمجھ رہے ہیں کہ مرید ہونا اور کچھ راز کی باتیں سیکھنا زیادہ سے زیادہ تھوڑا بہت ذکر کرنا بس یہی مریدی کی غرض ہے۔ اسی طرح سلوک طئے ہوا کرتا ہے۔ اس لئے دل کی بیماریاں ویسے کے ویسے رہ جاتے ہیں۔ لہٰذا باادب گزارش ہے کہ تخلیہ شروع نہ سہی تحلیہ کے ساتھ تو ساتھ ہونا چاہیئے یہی تو خلاصہ سُلوک کا ہے۔ جب آپ بیعت کے لئے ہاتھ لیں تو یوں سمجھئے کہ میں اس مرید کے دل کی نبض دیکھ رہا ہوں۔ طبیب حاذق کی طرح مختلف حرکات اور اس کے احوال کے قرائن سے اس کہ چھپے امراض کا پتہ لگایئے۔ پھر ہر مرض کے لئے یہ سونچئے کہ اس مرض کے کیا اسباب ہیں۔ اور کس طرح پیدا ہوئے ہیں ان اسباب کے دور ہونے کی کیا دوا ہے۔ اس کا پرہیز کیا ہے۔ جب یہ معلوم ہو جائے تو وہ اعمال جو اس مرض کے ازالہ کے لئے مفید ہیں علم نافع کے ساتھ شرعی اوزان (ترازو) میں تول کر ایک معجون بنایئے اور استعمال کرایئے۔

دل کے بیماروں سے خطاب: او دِل کے بیمارو ! اگر تقدیر نے

یاوری نہ کی اور کوئی طبیب روحانی تم کو نہ ملا تو خیر یہ میرا رسالہ لو گھر بیٹھے طبیب حاذق کا کام دے گا۔ تمہارے ہر مرض کی تشخیص کرے گا۔ مرض کے اسباب اور پرہیز بتائے گا۔ اور مجرب دوائیں دے گا۔ جب صحت ہونے لگے تو اس ناچیز کو دعائے خیر سے یادفرمایئے گا۔ پھر اگر کسی کو طبیب روحانی ملے وہ بھی انہی نسخوں کو جاری رکھے تب تو قصہ سہل ہوا اگر وہ دوسرے نسخوں کو برتنے لگے تو دل کے بیمار کو چاہیے کہ وہ اُن ہی نسخوں کا استعمال کرتے رہے جو اس کا طبیب روحانی بتلا رہا ہے۔

رُوحانی نسخوں کا شہد: جیسے اکثر یونانی نسخوں کا جز شہد ہوا کرتا ہے اِسی طرح روحانی نسخوں کا جز متاخرین کے طرز پر ذکر ہے۔

ذکر کی ماہیئت: ممکن ہے کہ کوئی ایک بار اللہ کہہ کر اسی کو ذکر سمجھنے لگے اس لئے اس وضاحت کی ضرورت ہے کہ نسخوں کا جز جو ذکر ہے وہ یہ ہے۔

مشغول کیلئے طریقہ ذکر: کہ جو فکر معاش اور حقوق عباد سے فارغ نہ ہو تو اِس کو ضروریات کا تو مضائقہ نہیں فضولیات میں اپنی عمر عزیز ضائع نہ کرے۔ ضروری کاروبار وادائے حقوق عباد سے جو وقت بچے اِس کو ذکر الٰہی میں صرف کرے۔ فضولیات کو ضروریات نہ سمجھے۔ اکثر ہم فضول کاموں کو ضروری سمجھ کر انہیں میں مصروف رہتے ہیں۔ ایسے بے سمجھوں کا وقت بچتا ہی نہیں اس لئے ذکر نہ ہوسکنے کا عذر کیا کرتے ہیں یہ نفس کا دھوکہ ہے اس سے بچو ذکر کے لئے وقت نکالو

کثرت سے ذکر کیا کرو۔ ذکر ہی دل کے بیماریوں کے نسخوں کا متاخرین کے طرز پر جزاعظم ہے۔

اے خدا کے طلب کرنے والو جو کچھ تمہارا جاتا رہے اس پر افسوس نہ کرو۔ اگر افسوس کرو تو اُن گھڑیوں کے جانے پر کرو جو بغیر یاد الٰہی کے گذری ہوں۔

(1) گر نا باشد جامۂ اطلس ترا کہنہ دلقے ساترِ تن بس ترا

ترجمہ: اگر اطلس کا لباس نہ ملے تو اس کے بدلے پرانی گودڑی تن ڈھانپنے کیلئے کافی ہوسکتی ہے۔

(2) ورمزعفر نبودت باقند و مشک خوش بود دوغ و پیاز و نان خشک

ترجمہ: قند ومشک ملا ہوا مزعفر (چاول کا میٹھا) نہ مل سکے تو اس کے بدلے چھانچھ اور پیاز اور سوکھی روٹی ہی بس ہے۔

(3) ور نہ باشد مشربہ از زر ناب با کف خود می توانی خورد آب

ترجمہ : اگر خالص سونے کا بنا ہوا گلاس نہ مل سکے تو اس کے بدلے ہاتھوں کے چلو سے پانی پی سکتے ہیں۔

(4) ور نہ باشد دور باش از پیش و پس دور باش نفرتِ خلق است و بس

ترجمہ: اگر آگے پیچھے خدمتگاروں کی ہٹو بڑھو نہ ہو نہ سہی اس کے بدلے مخلوق کی نفرت ہٹو بڑھو کہنے کے لئے کافی ہے۔

(5) ورنہ باشد مرکب زرّیں لگام   می تواں زدہم بپائے خویش گام

ترجمہ: اگرزریں لگام گھوڑا نہ ملے اس کے بدلے اپنے پاؤں سے ہی گھوڑے کا کام لے سکتے ہیں۔

(6) ورنہ باشد خانہائے زر نگار   می تواں کر دن بسر در کنج غاز

ترجمہ: اگرسونے کا کام کئے ہوئے گھریں نہ ملیں تو کچھ پروانہیں اس کے بدلے کسی غار کے کونے میں زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

(7) ورنہ باشد فرش ابریشم طراز   باحصیر کہنہ در مسجد بسار

ترجمہ: ریشمی بچھونا نہواس کے بدلے پرانی حصیر پر کسی مسجد میں گزارا کر سکتے ہیں۔

(8) ورنہ باشد شانۂ از بہر ریش   شانہ بتواں کرداز انگشت خویش

ترجمہ : بالوں کے لئے اگر کنگی نہ ملے تو اس کے بدلے اپنی انگلیوں سے کنگھی کا کام لے سکتے ہیں۔

(9) ہرچہ بنی درجہاں دار وعوض   درعوض گرد دترا حاصل غرض

ترجمہ: غرض دنیا میں ہر چیز کا بدل موجود ہے۔

(10) بےعوض دانی چہ باشد درجہاں   عمر باشد عمر قدرِ آں بداں

ترجمہ : جس چیز کا کچھ بھی بدل نہیں کچھ خبر ہے وہ کیا چیز ہے میرے دوست وہ عمر ہے۔عمر جس کا کوئی بدل ہی نہیں۔ایسے بے بدل چیز کی کچھ تو قدر کرو۔

یعنی ہر چیز کا عوض ممکن ہے۔مگر عمر عزیز کی ایک گھڑی کا بھی عوض اس دنیا

میں نہیں۔ ہر ایک کے بدلے دوسری چیز سے کام نکل سکتا ہے۔ لیکن جو وقت گزر جائے اس کا معاوضہ کسی دوسری چیز سے نہیں ہوسکتا اس لئے اے دل کے بیمارو ! ایسی بے نظیر عمر عزیز کی دل سے قدر کرو۔ ضروریات سے جو وقت بچے اس کو ذکر الٰہی میں گزارو۔ کبھی کبھی عام مسلمانوں کے قبرستان اور اولیائے کرام کے مزارات پر ہو آیا کرو اور مغرب کے بعد گھنٹہ آدھ گھنٹہ جب تک دلچسپی ہو مراقبہ موت کیا کرو۔ کثرتِ ذکر سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور مراقبۂ موت سے دنیا کی نفرت پیدا ہوگی۔ یہی محبت و نفرت کام بنا دینے کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہوں گے روزآنہ کسی قدر قرآن کی تلاوت بھی کرلیا کرے۔ درودِ شریف کا ورد بھی جاری رکھے۔ اگر لزوم تقوے کے ساتھ ایک مدت اس طریقہ ذکر پر استقامت اور مداومت رہے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ محروم نہ رہے گا۔ اور یوں فائدہ تو اول ہی سے ہونے لگتا ہے۔ لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ یہ بھی سمجھنے لگے گا۔ لیکن نہ گھبرائے نہ جلدی کرے، نہ سستی کرے نہ کمی کرے کیونکہ اس کی نہ کوئی میعاد معین نہ کوئی ذمہ دار ہوسکتا ہے البتہ اس قدر امید وار کرسکتے ہیں کہ

درین رہ می تراش می فراش   تادم آخر دمے فارغ مباش

تا دمِ آخر دمے آخر بود   کہ عنایت با تو صاحب سر بود

فارغ کیلئے حضرت امام ابوعلی فارمدی طوسی رحمۃ اللہ علیہ کا بتلایا ہوا طریقۂ ذکر

اور جو فکر معاش اور حقوق عباد سے فارغ ہو تو اس لئے ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ روحانی طبیب کی صحبت کو غنیمت جانے۔ موٹی بات ہے کہ مریض کا طبیب کے پاس رہنا اور دور رہنا دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے، خوب کہا گیا ہے ؎

مقام امن و مئے بے غش و رفیق شفیق
گرت مدام میسّر شود زہے توفیق

اس لئے ان کی خدمت میں رہ کر کسی پاس کی مسجد یا خانقاہ کے حجرہ میں جہاں سے علیحدہ ہو کر خلوت اختیار کرے۔ نماز کی جماعتوں کے سوا کبھی نہ نکلے۔ یہ خلوت کبریٰ کہلاتی ہے۔ یہ اگر ممکن نہ ہو تو چادر سر پر سے اس طرح لٹکائے کہ سیدھے اور بائیں کی کچھ اطلاع نہ ہو سکے۔ یہ خلوت صغریٰ کہلاتی ہے۔ غرض کوئی نہ کوئی خلوت میں رہے۔ اے خدا کے ڈھونڈھنے والے جس کے کارن تو نے یہ سارا سوگ اٹھایا ہے۔ سب سے پہلے تجھے دنیا کے تمام تعلقات سے ٹوٹ پھوٹ کر ایک کا ہاں ہاں فقط ایک کا ہو جانا پڑے گا۔ وطن کا اور وطن والوں کا قرابت داروں کا دوست آشناؤں کا سب خیال دل سے بالکل دھو دینا ہو گا تُو رہے اور

خیالِ یار رہے۔ غیر کا نام ونشان سب مٹانا ہوگا۔ جاہ طلبی اور علمی مشغلوں سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ یہی مشاغل دل کو اپنی طرف مشغول کر کے خدا کا ہونے نہیں دیتے ہیں۔ جب تک تو ان سب کو خیر باد نہ کہے گا خدا نہیں ملے گا۔

پھر رہی ہے دل کے اندر حُبِّ جاہ ‏ ‏ کب سماوے اس میں نورِ لاالہ
پھر رہے ہیں دل میں دنیاوی خیال ‏ ‏ آئے کیونکر اس میں نورِ ذوالجلال
دوسرے کے ساتھ وہ شاہِ غیور ‏ ‏ جمع ہوتا ہی نہیں اے بے شعور
چاہیے تجھ کو اگر وصل صنم ‏ ‏ گھر کو خالی غیر سے کر یک قلم
کھینچ خلوت میں بہت سا انتظار ‏ ‏ تا میسر ہو تجھے وصلِ نگار
دیکھا ہے کوئی بھی ایسا خوبرو ‏ ‏ سَوت کے جو پاس بیٹھے دُو بدُو
ہے غنی تر سب شریکوں سے خدا ‏ ‏ چاہتا ہے یار وہ سب سے جُدا
ہے جمال اس کا دُوئی سوز اے پسر ‏ ‏ دوسرے کی تو بھی گردن قطع کر
ہے اگر اس راہ کا تجھ کو خیال ‏ ‏ غیر حق جو کچھ ہے سب پر خاک ڈال
طبع کو جس جس طرف کا ہے خیال ‏ ‏ ہے یہی بس مانعِ راہِ وصال

اور تو اور فرض وسُنن کے سوا تجھے سارے وِرد و وظائف وقرآن کی تلاوت تفسیر وحدیث کا مطالعہ سب کو چھوڑ چھاڑ کر (وِرد وظائف وقرآن وحدیث اس لئے چھوڑاتے ہیں کہ آگے چل کر ایک زمانہ ایسا آئیگا۔ کہ اب لذت نہیں ملتی جب

پڑھنے میں لذت ملے گی یوں سمجھئے کہ بگاڑتے ہیں بنانے کیلئے پڑھنا چھوڑاتے ہیں لذت کیساتھ پڑھانے کے لئے۔) کل وساوس سے خالی دل لیا ہوا خلوت میں بیٹھ کر اللہ اللہ حضور قلب کے ساتھ ہمیشہ اس طرح کہتے رہے۔ اس اسم مبارک کے بغیر کنہ ومثال اور بغیر عربی وفارسی وغیرہ الفاظ کے معنی مقدس سمجھ میں آئے اس کو ذہن میں ایسا محفوظ رکھے کہ دوسرا خیال بجز اللہ کے معنی مقدس کے خواہ نیک ہو یا بد پھر ذہن میں نہ آسکے۔ کمال توجہ کے ساتھ پوری قوت سے اللہ کے معنی مقدس کے ہو، قوت مدرکہ اور مشترکہ میں کسی اور چیز کے خیال کو نہ آنے دے۔ شروع شروع میں تو سمجھ کو اس میں تکلف کرنا ہوگا۔ پھر اللہ کے معنی مقدس دل میں ہمیشہ حاضر رہیں گے۔ جیسے لازم ملزوم سے اور دھوپ آفتاب سے جدا نہیں ہوتی۔ ایسے ہی یہ اللہ کے معنی مقدس کسی حال میں دل سے جدا نہیں ہوں گے وساوس اور خطرات نفسانیہ وشیطانیہ سے بچاتے ہوئے ہمیشہ تجھے اس حالت کی حفاظت کرتے ہوئے رہنا ہوگا۔

یہاں تک تو تیری اختیار میں ہے۔ آگے جو ہونے والا ہے اس کا تجھے انتظار کرنا ہوگا اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہے اور تیرا ارادہ سچا ہے اور ''تیری محبت کامل ہے۔ اور اس عمل پر تو مداومت کرتا رہا اور شہوات نفسانیہ اور دنیا کے تعلقات تجھے اپنی طرف نہ کھینچے نہ مشغول کئے تو تیرے قلب پر اسرار ملکوت کے تجلیات ہونا

شروع ہوں گے۔ ابتداءً تو بجلی کی طرح کوندتے رہیں گے ان کو ثبات و دوام نہ ہوگا پھر کچھ دیر تک رہنا شروع کریں گے اور جب غائب ہوں گے تو فوراً واپس ہوں گے اور کبھی دیر میں پھر آ گے جو کچھ ہوگا وہ ایک طرز پر نہیں جیسے اولیاء اللہ کے مراتب کا کوئی شمار نہیں کرسکتا ایسے ہی ان کے احوال کا پھر جو کچھ ہوگا وہ سب تیرے آگے آتا جائیگا۔ اس طریقۂ ذکر کا خلاصہ یہ ہے کہ سب سے اوّل تجھے دنیا کے سارے مشغلوں کی نجاست سے دل کو پاک کر کے بالکل یکسوئی پیدا کرنا ہوگا پھر اللہ اللہ کے ذکر اور اس کے مقدس کے دھن میں محو ہو کر دل کو صاف کرتے ہوئے اور جلا دیتے ہوئے استعداد و قابلیت قبول تجلیات کی پیدا کر کے انتظار کرتے رہنا ہوگا۔ تعداد جب 6,000 ہزار کو ہوگی تب ذکر اثر دکھانا شروع کریگا۔

دل کے بیمار کیلئے چند کام کی باتیں: اے دل کے بیمارو! کیفیات واحوال جو اختیار سے خارج ہیں گو محمود ہیں۔ مگر مقصود نہیں۔ ہر گز نہ ان کے حصول کی فکر میں رہنا۔ نہ ان کے حاصل نہ ہونے سے مغموم ہونا۔ شعر؎

فراق و وصل چہ باشد رضائے دوست طلب
کہ حیف باشد ازو غیرِ او تمنّائے

اگر کسی سے کوئی بات خلاف مزاج پیش آوے صبر و تحمل کیا کرو جلدی سے

کچھ کہنے سُننے مت لگو۔ خاص کر غصہ کی حالت میں بہت سنبھلا کرو جہاں تک ممکن ہو ذاکرین کی جماعت میں شامل اور داخل رہو اس سے نور اور عزم اور شوق سب میں قوت ہوتی ہے۔

دنیوی تعلقات مت بڑھاؤ حتی الامکان خلوت میں رہو۔ بدوں ضرورت و مصلحت لوگوں سے زیادہ مت ملو اور جب ملنا ہو خوش خلقی سے پیش آؤ اور بعد رفع ضرورت جلد ہی ان سے جدا ہو جاؤ بالخصوص شناسا دنیاداروں سے بہت بچو یا اہل اللہ کی صحبت ڈھونڈو یا عوام میں ناشناسا لوگوں سے ملو ان سے ضرر کم پہنچتا ہے۔

اگر قلب پر کچھ احوال یا علوم وارد ہوں تو شیخ سے اطلاع کرو بجز شیخ کے کسی پر ظاہر مت کرو۔ سخن پروری کبھی مت کرو۔ بلکہ جب تم کو اپنی غلطی ثابت ہو جائے فوراً اقرار کرلو۔ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور اعتماد رکھو اِسی سے التجاء اور استقامت کی درخواست کیا کرو۔

ہدایت : حرارت غریزی جب کم ہو جاتی ہے تو طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جانا لازمی ہے۔ دل کی حرارت غریزی محبت الٰہی ہے۔ اے دل کے بیمارو! تمہارے دل کی حرارت غریزی بہت کم بلکہ معدوم ہوگئی ہے۔ اسی وجہ سے طرح طرح کے دل کے بیماریاں پیدا ہوگئے ہیں۔ اٹھو محبت الٰہی پیدا کرو۔ تاکہ دل کی حرارت غریزی اپنے حال پر آجائے۔ یہ پانچ جزء کا

نسخہ لو اس کو استعمال کرتے رہو۔ آہستہ آہستہ محبت الٰہی کی حرارت غریزی حاصل ہو جائے گی۔

خالص توبہ کر کے خدائے تعالیٰ کے احکام کی پوری پوری تابعداری کیا کیجیے اس لئے کہ جس کا کہا مانتے ہیں اس سے ضرور محبت ہوتی اور جو ہے وہ بڑھنے لگتی ہے پختہ نیت کر لیجئے جیسے بھی ہو خدائے تعالیٰ کی محبت ضرور حاصل کرنی چاہیے۔ وقت بے وقت دعا کرتے رہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی محبت عطا فرمائے روز آنہ کسی وقت تنہائی میں بیٹھ کر خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کو سونچا کرو اور اس کے کمال کی صفتوں کو یاد کیا کرو۔ محسن سے محبت ہونا لازمی ہے۔ ایسا ہی اہل کمال سے محبت ضرور ہوتی ہے۔

خدا کے دوستوں سے علاقہ پیدا کرو: آم تخمی دیر میں بار لاتا ہے اور پیوندی بہت جلد ایسا ہی خدا کے دوستوں کا تعلق بہت جلد خدا کی محبت کا ثمرہ لاتا ہے۔ اگر خدا کے دوست نہ ملیں تو ان کی تلاش میں رہو وہ ملے تک جامع شریعت وطریقت اولیاء اللہ کے سوانح اور ان کی نصیحتیں دیکھا یا سنا کرو یہ ان کی صحبت کا بدل ہوگا۔ جب ایسے حضرات میسر آجائیں تو ان کی مجلسوں میں جاؤ اگر ان کے پاس جانا دشوار ہو تو ان سے خط وکتابت جاری رکھو۔ ان کے پاس دنیا کے جھگڑے مت لیجاؤ۔ نہ ان سے دنیا ملنے کی نیت سے ملو بلکہ خدا کی محبت ہونے کی

نیت سے ملو۔ خدا کا راستہ دریافت کرو باطنی بیماریوں کا علاج کراؤ۔

روزآنہ تنہائی میں بیٹھ کر اللہ اللہ کرلیا کرو۔ زیادہ فرصت نہ ملے تو تھوڑی دیر ہی سہی مگر بلا ناغہ ذکر ضرور کیا کرو۔ لیکن ذکر اس نیت سے کرو کہ دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو۔ اکثر لوگ مختلف نیتوں سے ذکر کیا کرتے ہیں اس لئے نفع نہیں ہوتا۔

ہدایت :

کلمہ طیبہ یعنی: لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّـدٌ رَّسُـوْلُ اللّٰهِ معجون کبیر ہے اِس میں کُل ادویہ کے اجزاء شامل ہیں۔ ہر مریض کے مزاج کے موافق ہے اور تمام امراض کے لئے نافع اور مفید ہے۔ یہ ایسی معجون ہے کہ اس کی مثل دوسری معجون تیار کرنے سے تمام معالج عاجز ہوگئے ہیں اور اطباء روحانی کی عقلیں اس کی شکل میں گم ہیں یہ وہ معجون ہے کہ جس کو طبیب الٰہی نے ترتیب دیا ہے۔ اےئے دل کے بیمار ! اس سے بہتر کوئی دوا نہیں جس قدر تُو اس کو زیادہ استعمال کرے گا طرح طرح کے فائدے پائیگا۔

دل کے بیماریوں کا تفصیلی علاج

مرض عِصیاں

یعنی نافرمانئ خدائے تعالیٰ

تشخیص مرض: یہ مرض نہایت خبیث وناپاک ہے۔ جب یہ موذی مرض کا مادّہ مستحکم اور مضبوط ہوجاتا ہے۔ تب دل کو اس سے وہی نقصان پہنچتا ہے جو جسم کو جنون کے مرض سے پہنچتا ہے یعنی جس وقت مجنون پر جنون کا غلبہ ہوتا ہے شرم وحیا کی اس کو کچھ خبر نہیں رہتی اور نہ اچھے بُرے میں تمیز کرتا ہے۔ کپڑے پھاڑ کر برہنہ پھرتا ہے اور نجاستوں وغیرہ سے نہیں بچتا ہے یہی حال اس دل کا ہوتا ہے جو فسق وعصیاں کے مرض میں گرفتار ہے۔ ننگ وناموس کو بالائے طاق رکھ کر نفسانی خواہش کے پیچھے دیوانہ وار پھرتا ہے۔ عیبوں کو ہنر سمجھتا ہے جس باعث آخر کو ذلت وخواری کی موت نصیب ہوتی ہے یہ مرض دل میں گھس کر نیّت اور دل کو خراب کر دیتا ہے اور علاج کو بہت کم قبول کرتا ہے اللہ کے احکام کی اتباع سے اس کو بالکل روک دیتا ہے شہوت کی حرارت دل میں اسی مرض سے پیدا ہوتی ہے جس کا ہیجان دل کی آنکھوں کو اندھا اور کانوں کو بہرا کر دیتا ہے۔ ایسا مریض خدائے تعالیٰ سے

منہ موڑ کر خدا کے دشمن شیطان کا دوست بن جاتا ہے اس میں اور خدا میں دن بدن دوری بڑھتی جاتی ہے۔ گناہ کا زہریلا اثر اس مریض کے دل پر ہوتے جاتا ہے۔ مگر افسوس اس کو اس کی کچھ خبر نہیں ہوتی آخر میں یہ مرض لاعلاج ہو جاتا ہے۔ عقل اور سلامت فطرت اس سے بالکل برباد ہو جاتی ہے۔

اسباب مرض : یہ مرض تقویٰ اور حیاء کی کمی سے پیدا ہوتا ہے یعنی پرہیزگاری قوانین صحت کا اصل اصول ہے جب پرہیزگاری پر احتیاط کے ساتھ قیام نہیں ہوتا تب یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ اور خواہشات نفسانی کا غلبہ اس مرض کو تقویت پہنچاتا ہے۔ ابتداء اس کی شیطانی وسوسوں سے ہوتی ہے۔ اس مرض کا اصلی سبب یہ ہے کہ یہ مریض اللہ تعالیٰ کو بھول گیا ہے۔ جب ہی تو عصیاں اور نافرمانیٔ خدا میں مبتلا ہے۔

علاج مرض: علاج اس مرض کا یہ ہے کہ خواہش نفسانی کی مخالفت کی جائے اور گناہ پر شرمندگی اور ندامت حاصل ہو اس تدبیر سے یہ مرض دفع ہو جائے گا اگر یہ مرض سخت ہو جائے تو اس کا علاج یہ ہے کہ مراقبۂ موت کے سہل سے خلط سوداوی کا اخراج کرے۔ اور ذکر الٰہی کی معجون مقوی سے قلب کے اعضاء دماغی کو قوت پہنچائے اور عبادت الٰہی کے باغ میں تفریح کے واسطے سیر کرائے تا کہ صحت کلی نصیب ہو۔

اسباب مرض میں معلوم ہوگیا ہے کہ خدا کو بھولنے سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے طبّی قاعدہ ہے العلاج بالضد۔ مرض حرارت سے ہو تو علاج برودت سے کیا جاتا ہے۔ برودت سے ہو تو حرارت سے علاج کیا جاتا ہے تو اس طرح یہاں بھی علاج بالضد ہونا چاہیے اور نسیاں کی ضد ذکر ہے تو معصیت کا علاج ذکر الٰہی ہوا۔ یا یوں کہیئے کہ ہر مرض کا علاج رفع سبب سے ہوتا ہے (خواہ ضد کے ذریعہ سے رفع کیا جائے۔ یا مثل کے ذریعہ سے مگر ازالۂ مرض کیلئے رفع سبب کے نزدیک ضروری ہے) اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مرض عصیاں کا سبب نسیان ہے تو اس کا علاج یہ ہوا کہ نسیان کو اٹھا دو اور رفع نسیان مستلزم ہے وجود ذکر کا تو حاصل پھر وہی ہوا کہ معصیت کا علاج خدا کو یاد رکھنا ہے۔ اب سنو کہ نسیان کو اٹھانے اور خدا کو یاد رکھنے کی آسان تدبیر یہ ہے کہ گناہ تو خیر بہت ہوتے ہی ہیں اور سب کا دفعتًا چھوٹ جانا ہر شخص سے آسان بھی نہیں۔ مگر مرض عصیاں کے بیمار و! اتنا تو کیا کرو کہ ایک وقت تنہائی کا مقرر کرلو اور اس میں خدا کی یاد کرو مگر یاد ایسی ہو کہ زبان اور دل دونوں اس میں شریک ہوں اور صرف زبانی یاد جلدی مؤثر نہیں ہوتی یاد خدا وہی جلدی رنگ لاتی ہے۔ جو دل وزبان دونوں سے ہو۔ تو صاحب میں آپ سے یہ نہیں کہتا کہ دن بھر کوئی گناہ نہ کرو۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر آپ سے گناہ چھوٹ ہی نہیں سکتے تو خدا کے لئے اتنا تو کرو ایک وقت گھنٹہ آدھ گھنٹہ یاد خدا

کے واسطے مقرر کرلو۔ لیکن جب اللہ کا نام لینے بیٹھو تو قصداً دل میں کچھ نہ لاؤ اور جو خود آجائے اُسے آنے دو۔ وہ تم کو کچھ مضر نہیں مرض عصیاں کے بیمارو ! کم سے کم ایک گھنٹہ تو ایسا نکال لو جس میں اس طرح خدا کی یاد کیا کرو۔ جب تم اس طرح روزآنہ ایک گھنٹہ پورا کر دیا کرو اس کے بعد چاہے جس حال میں بھی تمہاری گذرے میں دکھادوں گا۔ کہ چندروز کے بعد عین گناہ کے وقت شرم آویگی اور گناہ کرتے ہوئے اندر سے کوئی چیز تم کو روکے گی۔ اگر تم نے اس وقت شرم وحیا سے کام لیا اور فائدہ اٹھایا تو مدعا حاصل ہوگیا اور اگر نفس وشیطان سے مغلوب ہو کر گناہ کر بھی لیا تو فوراً دل کے نور میں کمی معلوم ہوگی جس سے گھبرا کر معاً توبہ کی طرف جھکو گے اور اگلے دن اس حرکت کے بعد خدا کا نام لیتے ہوئے نہایت شرم آوے گی۔ اور سخت صدمہ ہوگا۔ اور کیا کہوں کیا کیا پیش آئے گا۔ آپ ورد کو پورا کرنا چاہیں گے اور گناہ کا خیال آپ کی زبان پکڑے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ ذکر کی پابندی کے ساتھ اوّل تو آپ سے گناہ ہی صادر نہیں ہوسکتے اور اگر ہوئے بھی تو اس حالت سے ہوں گے کہ بعد میں دل پر آرے چلیں گے جس سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ اثر ہوگا کہ ایک ایک کر کے سب گناہ چھوٹ جائیں گے اور جس وقت کوئی لغزش ہوگی۔ فوراً دل پر نشتر سا لگے گا۔ اور توبہ کی توفیق ہوگی اور بدوں توبہ کے چین ہی نہ آئے گا لیجئے یہ اتنا سہل نسخہ ہے جس سے زیادہ سہل وآسان کوئی نسخہ ہو ہی نہیں سکتا

اگر کسی سے یہ تدبیر بھی نہ ہو سکے تو

1. اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ بس اس کیلئے یہی کہا جائے گا۔

تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا ✿ اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر

اس نسخہ کا اور ایک جزو: روزآنہ سوچا کرو۔ کم از کم سوتے وقت ہی سہی کہ آج ہم نے کیا کیا شرارتیں کی ہیں اس کے بعد سوچو کہ ان پر کیا سزا ہونے والی ہے۔ اس کے بعد سوچو کہ ہم نے اس سزا سے بچنے کی کیا تدبیر کی ہے۔ جب کچھ سمجھ میں نہ آئے تو توبہ کرو اور خوب رُوؤ اسی طرح روزآنہ کیجیے اور پھر ایک چلّہ کے بعد دیکھئے کہ کتنی کایا پلٹ جاتی ہے مگر اس کے ساتھ ہی اس کی بھی کوشش کیجیے کہ آپ کو گناہوں کی مفصل فہرست معلوم ہو جائے جس سے آپ کو گناہ چھوڑنے میں مدد ملے۔

ایک اور جز: ہر کام کے وقت یہ سوچ لیا جائے کہ یہ کام جو میں کر رہا ہوں یا کوئی بات کہہ رہا ہوں۔ یہ آخرت میں ضرر دینے والی ہے یا فائدہ دینے والی ہے۔ اس سے نجات ہوگی۔ یا نہ ہوگی۔ ہر وقت اس مراقبہ کا خیال رکھئے چلتے پھرتے بھی اس کو سوچتے رہیئے کھاتے پیتے بھی اور باتیں کرتے ہوئے بھی اور رنج و غصہ میں بھی کوئی کام آپ کا اس مراقبہ سے خالی نہیں ہونا چاہیئے انشاء اللہ ہمیشہ آپ کے خواہشات دبے رہیں گے گناہ صادر نہیں ہوں گے۔ اگر کبھی غصہ اور خواہشات غالب ہونے کی وجہ سے گناہ ہوئے بھی تو اس وقت آپ بیدار گناہگار ہوں گے۔ غافل گناہگار نہ ہوں گے یہ بھی ایک بڑی دولت ہے کہ انسان گناہ کے وقت یہ سمجھا ہوا رہے کہ میں نے یہ کام گناہ

کا کیا ہے۔اسسے دل پر ایک جُر کا سا لگتا ہے۔اس کی مثال ایسی ہے جیسے گرم پانی میں تھوڑا سا ٹھنڈا پانی ملا دو گو اس سے وہ ٹھنڈا نہ ہو جائے گا مگر وہ ویسا گرم بھی نہ رہے گا تو اس مراقبہ کے ساتھ گناہ کی بھی یہی کیفیت ہوگی۔مثلاً: اس مراقبہ کے وقت اگر آپ غیبت بھی کریں گے تو دل کو مزہ نہیں آئے گا۔زبان سے غیبت کریں گے۔اور دل میں جوتے پڑتے ہوں گے کہ ہائے میں نے یہ کیا کیا جب اس مراقبہ کی مشق ہوگی تو اس کے بعد توبہ توبہ اور استغفار کو دل چاہے گا۔ پھر آپ دنیا سے جائیں گے نورانی اور روشن ہو کر۔چند روز میں کامیابی نہ ہو تو گھبراؤ نہیں ناامید نہ ہو یہ ایک دن کا کام نہیں ساری عمر کا کام ہے لگے رہو۔ کوشش کرتے رہو۔ انشاء اللہ ایک دن کامیاب ہو جاؤ گے یہ غم ختم ہوگا۔دل مسرور ہوگا۔

ایک اور جُز: تائب اور نادم گنہگاروں کے دل بہت نرم ہوتے ہیں ہمیشہ وہ خوف الٰہی سے لرزاں رہتے ہیں ان کی صحبت میں رہا کرو ان کی صحبت ایک نہ ایک دن تائب بنا کر رہے گی۔

ایک اور جُز: گناہ ہوتے ہی فوراً توبہ کرو۔اور توبہ بھی اس قاعدہ سے کرو جو حدیث میں آیا ہے کہ اوّل دو رکعت نماز توبہ کی نیت سے پڑھے۔اس کے بعد توبہ کرے اس طرح توبہ کرنے سے نفس گناہوں سے گھبرا جائے گا۔کیونکہ نماز نفس کو بہت شاق اور گراں ہے تو جب ہر گناہ کے بعد دو رکعت پڑھنا اپنے ذمہ لازم کرلو گے تو نفس گناہوں سے گھبرا جائے گا کہ کہاں کی علت سر لگی۔ بلکہ شیطان بھی گناہ

کرانا چھوڑ دے گا کیونکہ وہ دیکھے گا کہ میں اس سے دس گناہ کراؤں گا تو یہ بیس رکعتیں پڑھے گا۔ گناہ تو توبہ سے معاف ہوجائے گا۔ اور یہ بیس رکعتیں اس کے پاس نفع میں رہیں گے اس لئے وہ گناہ کرانا ہی چھوڑ دے گا۔ کیونکہ وہ نقصان کیلئے گناہ کراتا تھا جب گناہ میں بھی نفع ہونے لگا تو وہ ایسا بیوقوف نہیں کہ آپ کا نفع کرائے وہ گناہوں کا خطرہ ڈالنا ہی چھوڑ دے گا تاکہ تم اتنی رکعتیں نہ پڑھ سکو۔

مرض عصیاں کے لئے دستوں کی دوا: اخیر درجہ میں ایک علاج بتلاتا ہوں جس میں شان بھی نہ جائے گی اور آمدنی بھی نہ گھٹے گی وہ یہ ہے۔ کہ بھائی جو کچھ کمارہے ہو کماؤ جس حالت میں ہو اسی میں رہو۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ گناہ کی اجازت دیتا ہوں بلکہ میں سچی توبہ کو چندے ملتوی کرتا ہوں تاکہ اگر کامل اصلاح نہ ہو اور نہ سہی تو گوڈر گو تو نہ رہے کچھ تو تغیر کرو۔ اگر دوا نہیں پیتے پرہیز ہی کرلو۔ اگر پرہیز بھی نہیں ہوتا تو دستوں کی دوا ہی کھالیا کرو۔

کیا کریں بھائی اگر مریض ہو کم ہمت تو اس کی اتنی تو رعایت خیر طبیب مشفق کرسکتا ہے کہ دوا کے استعمال کو کچھ دن کیلئے ملتوی کردے اور فی الحال کوئی ایسی تدبیر بتادے جس سے مرض نہ بڑھے گو اس سے صحت نہ ہوگی مگر مرض بھی نہ بڑھے گا۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی وقت صحت بھی ہوجائے گی۔ لیجئے ایک ایسا دست آور نمک بتائے دیتا ہوں جس میں آپ کی دنیا کا کچھ بھی ہرج نہیں وہ نمک یہ ہے کہ دن بھر تو جو کام کرتے ہو کرتے رہو لیکن سوتے وقت یہ کرو کہ مسجد میں نہیں نہ سہی بلکہ لیٹنے کی

جگہ جہاں خلوت ہو بلکہ چراغ بھی گل کردو تا کہ کوئی دیکھے نہیں اور ,کر کری نہو۔ دو رکعت نفل نماز توبہ کی نیت سے پڑھ کر یہ دعا مانگو کہ اے اللہ میں آپ کا سخت نافرمان بندہ ہوں میں فرمانبرداری کا ارادہ کرتا ہوں۔ مگر میرے ارادے سے کچھ نہیں ہوتا اور آپ کے ارادے سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری اصلاح ہو مگر ہمت نہیں ہوتی۔ آپ کے ہی اختیار میں ہے۔ میری اصلاح کیجئے۔ اے اللہ میں سخت نالائق ہوں سخت خبیث ہوں سخت گنہگار ہوں میں تو عاجز ہو رہا ہوں آپ ہی میری مدد فرمائیے میرا قلب ضعیف ہے گناہوں سے بچنے کی قوت نہیں آپ ہی قوت دیجیے۔ میرے پاس کوئی سامان نجات نہیں آپ ہی غیب سے میری نجات کا سامان پیدا کر دیجئے اے اللہ جو گناہ میں نے اب تک کئے ہوں انہیں تو اپنی رحمت سے معاف فرمادے۔ گو میں یہ نہیں کہتا کہ آئندہ ان گناہوں کو نہ کروں گا میں جانتا ہوں کہ آئندہ پھر کروں گا لیکن پھر معاف کرالوں گا غرض خوب بُرا بھلا اپنے آپ کو حق تعالیٰ کے سامنے کہا کرو صرف دس منٹ روز آنہ یہ کام کرلیا کرو۔

لو بھئی دوا بھی مت پیو۔ بد پرہیزی بھی مت چھوڑو۔ صرف اس تھوڑے سے نمک کا استعمال سوتے وقت کرلیا کرو۔

حضرت آپ دیکھیں گے کہ کچھ دن بعد غیب سے ایسا سامان ہوگا کہ ہمت قوی ہو جائے گی توبہ کے لئے دشواریاں بھی پیش نہ آئیں گی۔

حضرت اور کچھ نہیں تو اتنا تو فائدہ ضرور ہوگا کہ اگر روز روز کی معافی

چاہتے رہے تو گناہوں کا بوجھ کچھ تو ہلکا ہوتا رہے گا۔ پھر جتنا رہ جائے گا وہ شاید مرتے وقت توبہ سے جاتا رہے۔

بدرقہ: اس نسخہ کا بدرقہ اس طرح دل کو سمجھانا ہے کہ اے میرے غافل دل طبعی طور پر آخرت کی سعادت تیرا مطلوب ہے کیا تجھے خبر نہیں۔ تیرے مطلوب اور مقصود سے دور رکھنے والے گناہ ہیں تُو پھر کیوں تو گناہ کر رہا ہے۔

کب تک گناہوں پر اصرار کرے گا۔ شائد تیری تقدیر میں وہ آخرت کی پُر لطف زندگی نہیں۔ جب ہی تو تو گناہوں پر اڑا ہوا ہے تجھے تیری غفلت گناہوں سے بے پروا بنائی ہوئی ہے۔ مگر یاد رکھ یہی گناہ تیر ابدالآباد کے ہلاکت کا باعث ہونے والے ہیں خدا کے لئے سنبھل جا تجھے دنیا کی زندگی اور نفس وشیطان دھوکے میں رکھے ہوئے ہیں کب تک تو ان کے دھوکہ میں رہے گا۔ ایک عارف نے فرمایا ہے جب کسی پر ملک الموت ظاہر ہوتے ہیں اور وہ اس کو معلوم کراتے ہیں کہ تیری عمر کا یہ آخری وقت ہے۔ ایک لحظہ اب آگے پیچھے نہیں ہوسکتا تو اس وقت مرنے والے کو اس قدرت حسرت ہوتی ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ اگر تمام دنیا اس کے پاس ہو تو دیدوں اور ایک ساعت کی مہلت لے لوں اور اس ساعت میں گناہوں سے معافی چاہوں اور کچھ تو عمر بھر کے غفلت کا تدارک کروں ہائے افسوس یہ آرزو دل کی دل میں رہ جاتی ہے اور اس کا موقع نہیں دیا جاتا ہے، میرے پیارے دل کیا تو اس طرح کی حسرت ساتھ لیجانا چاہتا ہے۔ دیکھ ابھی وقت ہے۔ اب تو دل پر گناہوں کا زنگ چڑ رہا ہے۔ ایک وقت وہ آئے گا کہ

یہ زنگ دل کو کھا جائیگا مہر ہو جائے گی یا موت آ جائے گی۔ پھر کچھ نہ ہو سکے گا۔ اس کے پہلے کچھ تو تدارک کرے۔ کاش تجھے یاد ہوتا جب تو دنیا میں آ رہا تھا۔ پاک اور منزّہ دِل تیرے پاس امانت رکھا جا رہا تھا۔ اور حکم ہو رہا تھا۔ میرے بندے لے یہ دل ہماری امانت ہے ہماری امانت ہم کو ویسی ہی پاک اور ستھری دینا جیسی تو لے رہا ہے۔

ہائے اس وقت کیسا ہوگا جب تو دنیا سے جا رہا ہوگا۔ امانت میں خیانت کر چکا ہے۔ دل کو نجس و ناپاک بنا دیا ہے۔ اور حکم ہو رہا ہوگا میرے بندے ہماری امانت لا۔ دیکھیں ہماری امانت کو تو کس طرح رکھا ہے ہائے تُو اس کا کیا جواب دے گا کچھ تو فکر کر۔

مرض عصیاں کے بیمار و کیا کہیں بادشاہ کو دیکھے ہو کہ وہ نجس اور میلے کپڑے کے نذرانہ کو قبول کیا ہے۔ پھر خدائے تعالیٰ تمہارے نجس اور میلے دل کو کیسے قبول کرے گا کچھ تو سونچو۔ جب اس طرح دل کو سمجھاؤ گے تو اس وقت دل میں ندامت کی آگ بھڑکے گی۔ دل دکھے گا جیسے کوئی اندھیرے میں ہو اور یکایک آفتاب نکل آئے تو کیا دیکھتا ہے کہ اس میں اور اس کے مطلوب میں کوئی شئے حائل ہے تو وہ اس شئے کے دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح اس ندامت کے آگ کی روشنی میں گناہوں کے بیمار کو دکھتا ہے کہ اس میں اور اس کے مطلوب و مقصود سعادت آخرت میں گناہ سدِّ سکندر بنے ہوئے ہیں تو وہ ان گناہوں کے مٹانے کے لئے توبہ کرتا اور آئندہ پھر گناہوں میں مبتلا نہ ہونے کا عزم کر لیتا ہے۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک دیوانہ نے مرض گناہ کی یہ دوا بتائی ہے

نیاز مندی کی جڑ پشیمانی کے پتے شکیبائی کی چھال لے کر ان کو توبہ کے ہاوَن میں کوٹ ان پر صدق کا پانی ڈال پھر محبت کی آگ پر جوش دے اور پرہیزگاری کی ہوا سے ٹھنڈا کر نیاز کے ساتھ پی جا اور کہہ کہ یاالٰہی میرے گناہ بخش یقین ہے کہ توبہ کے مسہل سے مواد فاسدہ خارج ہوجائیں گے۔

غذا : مرض عصیاں کے بیمار وان نسخوں کے ساتھ نیکیوں کے غذا کا استعمال کرو جیسے رات کی اندھیری دن کی روشنی کے سامنے نہیں باقی رہ سکتی اور صابون وکھاری کے سامنے میل نہیں ٹک سکتا ایسے ہی جب تم آئندہ نیکیاں کرتے رہو گے تو ان نیکیوں کے سامنے تمہارے پچھلے گناہوں کی تاریکی دل پر نہیں رہ سکتی دن بدن دل تمہارا پاک وستھرا ہوتے جائے گا۔ پھر قلب سلیم لئے ہوئے خدائے تعالیٰ سے جاملو گے۔

پرہیز : مرض عصیاں کے بیمار لوگوں کو گو کہ میل جول سے پرہیز کرنا چاہیے دنیاوی یا آخروی ضرورتوں کے سوا کسی سے نہ ملے۔

حرام اور شبہ کا کھانا مرض عصیاں کو بڑھاتا ہے اگر کسی میں وہ مرض نہ ہو تو پیدا کرتا ہے۔اس سے بہت بچنے کی ضرورت ہے۔

بے ضرورت باتیں کرنے سے پرہیز کرے۔ زیادہ گوئی ہی سے اکثر گناہ صادر ہوا کرتے ہیں۔ان اسباب سے بھی جو گناہ کے باعث ہوتے ہیں بچتا رہے۔

علامات صحت: مرض عصیاں سے صحت ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس مرض سے غفلت دور ہو جاتی ہے۔ دل چونک جاتا ہے۔ دنیا کی اصلی صورت سامنے آجاتی ہے۔ اس کی پائیداری اور بے ثباتی اور اس کے بے وفائی پیشِ نظر ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے وہ دنیا سے نفرت کرنے اور آخرت کی تیاری میں لگ جاتا ہے۔ بجائے گناہوں کے نیک اعمال ہی کیا کرتا ہے اور جو اعمال کہ کرنے کے تھے نہ کیا اور وہ ادا کے قابل ہیں جیسے نماز و روزہ و زکوٰۃ وغیرہ تو ان کو ادا کر کے اپنے ذمہ کو سبکدوش کر رہا ہے۔ اگر حقوق العباد رہ گئے ہیں تو وہ حقوق مستحقوں کو پہنچا رہا ہے یا ان سے معاف کروا رہا ہے تو بہ کئے ہوئے گناہوں میں پھر مبتلا ہونے کے خوف سے ایسا ڈر رہا ہے جیسے کوئی جسمانی بیمار بد پرہیزی سے سخت نقصان اٹھا کر بد پرہیزی سے ڈرتے رہتا ہے۔

آخر دم تک اِسی توبہ پر قائم رہنے کا رہ رہ کر اس کو خیال آرہا ہے اس کے لئے جہاں تک اس سے ہوسکتا ہے کوشش کئے جا رہا ہے۔ باوجود اس احتیاط کے اگر کبھی اس سے کوئی لغزش ہوگئی تو اس کے ندامت اور افسوس کی کوئی حد نہیں رہتی آئندہ کیلئے ترک معاصی پر پھر عزم کر رہا ہے۔ توبہ کے پھٹے ہوئے کپڑے کو گناہوں کی جگہ نیکی کر کر کے پیوند لگا رہا ہے۔ نفس پر بدگمان ہے کبھی اس پر اعتماد نہیں کرتا اس کی ہر بات کو شبہ کی نظر سے دیکھتا رہتا ہے۔

حُبِّ دنیا

تشخیص مرض: امراض روحانیہ میں سے حُبِّ دنیا اوّل درجہ کا مہلک اور

بدترین مرض ہے۔ دل کے اکثر باطنی امراض اسی مرض سے پیدا ہوتے ہیں جب یہ مہلک مرض کا مادّہ مستحکم اور مضبوط ہو جاتا ہے تب دل کو اس سے وہی نقصان پہونچتا ہے جو جسم کو یرقان کے مرض سے پہونچتا ہے۔ یعنی جس وقت یرقان کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ مریض پست ہمت کمزور اور بدمزاج ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی رنگت زرد ہوتی ہے ہر ایک چیز زرد دکھائی دینے لگتی ہے منہ کا مزہ تلخ ہو جاتا ہے۔ آخر ہذیان وغیرہ ردی علامات پیدا ہو کر مریض کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

یہی حال اس دل کا ہوتا ہے جو حب دنیا کے مرض میں گرفتار ہے آخرت کے کاموں میں پست ہمت ہو جاتا ہے۔ اور ایسا کمزور بن جاتا ہے کہ چھوٹی سی چھوٹی عبادت بھی پہاڑ جیسی معلوم ہونے لگتی ہے۔ مخلوق اور موجودہ چیزوں کے تعلقات دنیا کے تمام جھگڑوں اور بکھیڑوں کی وجہ سے اور ضرورت سے زیادہ دنیا کمانے کی تدابیر وشغلوں میں لگ کر طرح طرح کی پریشانیوں سے بدمزاج ہو جاتا ہے۔ ناپائیدار مشغلوں میں ایسا پھنس جاتا ہے کہ آگے پیچھے اور مبدء معاد کی کچھ خبر نہیں رہتی اور ظاہر وباطن دونوں دنیا ہی کے ہو رہتے ہیں۔ قلب تو محبت دنیا میں مشغول ہو جاتا ہے اور بدن اس کی اصلاح وتدبیر میں مصروف۔ اس شخص کو دیکھتے ہی اس کے حب دنیا کے مرض میں مبتلا ہونے کا ایسا یقین آتا ہے جیسے یرقان کے مریض کی آنکھ دیکھنے سے یرقان کا۔ دنیا دل میں ایسے گھر کر جاتی ہے کہ ہر چیز دنیا ہی کے لئے کیا کرتا ہے۔ اس کی عبادت بھی دنیا ہی کے لئے ہوتی ہے جیسے یرقان میں ہر چیز زرد دکھائی دیتی ہے۔ ایسے

ہی حب دنیا کے مرض میں ہر جگہ ہر شئے میں دنیا ہی دنیا نظر آتی ہے۔

اگر یہ مریض پھر بھی نہ سنبھلا اور اپنی خبر نہ لیا تو اس کے دل کے منھ کا مزہ بگڑ جاتا ہے۔ عبادت اور اطاعت الٰہی جیسی شیریں چیز تلخ معلوم ہونے لگتی آخر ہذیان وغیرہ جیسے ردّی علامات پیدا ہو جاتے ہیں جس طرح حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک رات مجھے ایک تاجر کے پاس رہنے کا اتفاق ہوا۔ جس کے پاس سامان تجارت تھا اور بہت سے غلام خدمتگار تھے اس نے تمام رات میرا سر کھایا کہ اس وقت میرے پاس اتنا مال ہے اور میرا فلاں شریک ترکستان میں ہے اور کچھ سامان تجارت ہندوستان میں ہے اور فلاں زمین کا قبالہ ہے فلاں سامان کا ایک شخص ضامن ہے کبھی کہتا ہے کہ اسکندریہ جانے کا خیال کر رہا ہوں وہاں کی آب و ہوا اچھی ہے کبھی کہتا نہیں وہاں کا دریا خطرناک ہے پھر کہنے لگا۔ سعدیؒ مجھے ایک سفر اور درپیش ہے اگر وہ پورا ہو جائے تو پھر بقیہ زندگی قناعت کے ساتھ گوشہ نشیں ہوں کر گزاروں گا میں نے پوچھا وہ کونسا سفر ہے کہا فارس کی گندہک چین میں لیجانا چاہتا ہوں کیونکہ سُنا ہے اس کی بہت قیمت ہے۔ اور چینی گلاس روم میں لیجا کر فروخت کروں گا۔ اور دیبائے رومی ہندوستان میں اور فولاد ہندی حلب میں حلبی شیشہ یمن میں اور یمنی چادر فارس میں اس کے بعد میں سفر ترک کر کے ایک دوکان میں بیٹھ جاؤں گا۔ اب بھی ترک دنیا کا ارادہ نہیں دوکان ہی میں بیٹھنے کی نیت ہے۔

غرض وہ تاجر اس قسم کے خیالی پلاؤ پکاتا رہا۔ جب دنیا کے مریض کو بھی اس طرح کا ہذیان پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر پھر بھی علاج نہ کیا تو ہذیان کے آخری درجہ میں پہونچ

جاتا ہے۔ ہذیان کے اس درجہ میں مریض آخرت کا اور آخرت میں پیش آنے والے واقعات کا مذاق اڑاتا ہے۔ جنت اور دوزخ سے مسخری کرتا ہے۔

یہ رذّی علامات پیدا ہو کر حب دنیا کے مریض کے دل کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

امراض کے اقسام: امراض دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ مرض جس کے مرض ہونے کی اطلاع مریض کو ہو، دوسرا وہ مرض ہے جس کے مرض ہونے کی اطلاع ہی نہ ہو۔ ایسا مرض زیادہ مہلک ہوتا ہے۔ اِس وقت جن امراض میں گفتگو ہے ان کی مختصر سی فہرست تو ہر شخص کے ذہن میں ہے۔ لیکن بعض امراض باطنی ایسے بھی ہیں کہ وہ ان سب کی جڑ ہیں۔ اس لئے سب سے اول فہرست امراض میں ان کا نام ہونا ضروری ہے مگر ہم کو ان کی طرف التفات بھی نہیں۔ نہ ہماری فہرستِ امراضِ باطنی میں کہیں ان کا شمار ہے اور یہ بہت بڑی غفلت ہے۔

وہ چھپا ہوا مرض جس کی اطلاع خود بیمار کو بھی نہیں حُبِّ دنیا ہے یعنی دنیا میں منہمک ہونا ہے۔ آپ جس سے چاہے دریافت کر لیجئے معلوم ہو جائے گا کہ کسی نے اس کو مرض نہیں سمجھا حالانکہ یہ ایسا عام مرض ہے جس میں قریب قریب سب مبتلا ہیں اور ایسا قوی ہے کہ سب امراض باطنی اسی کی فرع ہیں۔

تشخیص میں غلطی: حُبِّ دنیا کو مرض نہ سمجھنے کی وجہ سے اس کی تشخیص میں لوگوں نے غلطی کی ہے۔ حُبّ دنیا اور کسب دنیا میں فرق نہ کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ اطباء روحانی ہم کو دنیا کے لینے سے بالکل روکتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ہم مسجد کے مُلّا

ہو کر بیٹھ رہیں۔ بے گھر ہو جائیں اور جو کچھ ہے برباد کردیں حالانکہ اطبائے روحانی کا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ وہ کہتے ہیں کہ دنیا کماؤ مگر بالکل دنیا میں کھپ مت جاؤ اس کی محبت چھوڑ دو۔ دل سے بے تعلق ہو جاؤ ورنہ دنیا کو گھر سمجھنے لگو گے تو آخرت کو بھول جاؤ گے۔ دنیا میں کھپ جانا بولو یا حُبّ دنیا کہو وہی ہے جس میں ترک آخرت ہو یہی مرض روحانی ہے۔ رہا کسب دنیا اس کو نہ حُبّ دنیا کہتے ہیں نہ دنیا میں کھپ جانا اس لئے وہ مرض نہیں ہے پس دنیا کمانا جائز ہے۔ دنیا میں کھپ جانا ناجائز ہے۔ جیسے پائخانہ کمانا بُرا نہیں پائخانہ کھانا بُرا ہے۔ کسب اور حب میں یہی فرق ہے یا یوں سمجھئے کہ ایک تو پائخانہ میں بضرورت طبعیت بیٹھنا اور ایک پائخانہ کو پیارا سمجھ کر اس میں جی لگا کر بیٹھنا۔

اوّل صورت جائز دوسری ناجائز اسی طرح دنیا کو کمانا تو جائز ہے۔ لیکن دنیا کو مرغوب ومحبوب سمجھنا حرام ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اطبائے روحانی دنیا کا کام کرنے سے منع نہیں کرتے مگر وہ یہ کہتے ہیں کہ اس میں دل نہ لگاؤ کام سب کرو مگر جی اترا ہوا ہونا چاہیے۔ دل کھپا دینا یہی زہر ہے یہ وہ بلا ہے کہ اس سے اندیشہ ہے کہ مرتے وقت بھی غالب ہو کر اللہ رسول کے نام سے بالکل بے تعلقی نہ ہو جائے۔ لہٰذا جہاں تک ہو سکے اس کی کوشش کرو کہ دنیا میں دل لگا ہوا نہ ہو دل کو خدائے تعالیٰ ہی سے لگاؤ۔ ہاتھ سے کام کرو کچھ حرج نہیں ۔

شعر

گرت مال وزر ہست زرع وتجارت جو دل باخد ایست خلوت نشینی

غرض دنیا کو قلب میں سے نکالئے ہاتھ سے دنیا کو نہ نکالئے ہاتھ سے نکالنے کو

اطبائے روحانی نہیں کہتے ہیں۔مولانا نے مثال دی ہے،فرماتے ہیں ۔

آب در کشتی ہلاک کشتی است　　آب اندر زیر کشتی پشتی است

کیا عجیب مثال ہے۔پانی اگر کشتی کے نیچے ہوتو اس کے جاری ہونے کا سبب ہے اگر وہ نہ ہوتو چل نہیں سکتی اور جو کشتی کے اندر پہنچ جائے تو ہلاک کردے دنیوی متاع کی مثال پانی کی سی ہے اگر دل سے باہر رہے تو دین میں معین و مددگار ہے اور جو دل میں گھس جائے تو باعث ہلاکت ہے تو دنیا میں کھپ جانا ایسا مرض ہے کہ اس کی وجہ سے خدائے تعالیٰ سے غفلت ہو جاتی ہے۔پھر اس سے جو بُرا کام نہ ہو وہ تھوڑا ہے اِسی لئے مولانا فرماتے ہیں ۔

چیست دنیا از خدا غافل بودن　　قماش و نقرہ و فرزند و زن

اس مرض کا مریض جس طرح سے دنیا ہاتھ آتی ہے لیتا ہے خدا کی نافرمانی کا اس کو کچھ خیال ہی نہیں رہتا۔دین کی کچھ فکر ہی نہیں رہتی باوجود آخرت کے قائل ہونے کے کبھی اعمال میں آخرت یاد نہیں آتی نہ اس کیلئے کچھ سامان کی فکر ہوتی ہے۔

اگر کسی کو آخرت کا خیال آیا بھی تو اسی وقت تک رہتا ہے جب تک دنیا سلامت رہے۔اگر دنیا کا نقصان کسی وجہ سے ہو گیا تو وہ آخرت کو خیر باد کہہ دیتا ہے گویا یہ مریض خدا کی اطاعت وعبادت محض اس خوشامد سے کرتا ہے کہ وہ ان کی دنیا کو سنوارتے رہیں اور اگر دین پر عمل کرتے ہوئے اتفاقاً دنیا بگڑ جائے تو یہ خدا سے بھی بگڑ بیٹھتا ہے۔ہمیشہ دین پر دنیا کو ترجیح دیتا ہے۔گو کسی کو یہ مرض اعلیٰ درجہ کا نہ ہو مگر جس

درجہ کا بھی ہو وہ معمولی بات نہیں بلکہ بہت سخت چیز ہے۔ کیونکہ اس ادنیٰ درجہ کا بڑھ جانا کیا مشکل ہے۔

زکام کھانسی اولاً معمولی درجہ کی ہوتی ہے پھر وہی رفتہ رفتہ دق اور سل کی صورت اختیار کرلیتی ہے جب کہ اس کو معمولی سمجھ کر ٹال دیا جائے اسی طرح افیون وتمبا کو شروع قلیل مقدار سے کھایا جاتا ہے۔ پھر وہ ترقی کرتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جو شخص ایک رتی افیون کھانے والا تھا سال کے بعد وہ کئی ماشے کھانے لگتا ہے کیونکہ نشہ کی چیز میں خاصیت ہے کہ وہ خود بخود بڑھتی ہے۔ حب دنیا میں بھی ایک نشہ ہے۔ جیسے مشہور ہے کہ سو روپیہ میں ایک بوتل کا نشہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حُبّ دنیا روز بروز ترقی کرتی رہتی ہے اس لئے گو مرضِ حُبّ دنیا کسی درجہ کا بھی ہو اس کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔

اے حُبّ دنیا کے مریض تُو خود غور کر کے دیکھ لے تیری مجلس میں صبح سے شام تک دنیا ہی کا چرچا رہتا ہے۔ دین کا ذکر ہی نہیں آتا انسان اُسی کا زیادہ ذکر کیا کرتا ہے جس سے اس کو زیادہ محبت ہوتی ہے اس سے کیا تو اندازہ نہیں لگا سکتا کہ تو حُبّ دنیا کے مرض میں مبتلا ہے ہائے تیرا کیسا ہوگا تُو مریض ہے اور اپنے کو تندرست جانتا ہے۔ جتنی محبت دنیا کی ہے آخرت کی وہ محبت اور اس کا اتنا شوق نہیں ہے۔ اپنے دل کو ٹٹول کر دیکھ کر وہ دیکھ لے کہ دنیا کے قیام کی بابت تو کیا کیا خیالات پکاتا ہے کہ ہم یوں رہیں گے، یوں رہیں گے، شادی ہوگی۔ جائیداد ہوگی۔ یوں ہم ملازم ہوں گے یوں عہدے لیں گے وغیرہ وغیرہ۔

اب انصاف سے دیکھ لے کر آخرت کے متعلق بھی کبھی ایسی اُمنگیں ہوئی ہیں

کہ مرجائیں گے تو یوں خدا کے سامنے جائیں گے، یوں جنت ہوگی اس میں باغات اور مکانات ہوں گے۔ یوں حوریں ہوں گی۔ غالباً کبھی بھی یہ اُمنگیں نہیں ہوتیں تو دنیا کی جتنی محبت ہے اگر آخرت کی محبت اتنی ہوتی تو جیسی یہاں کی زندگی کے متعلق دل میں خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اوران کیلئے تیاری اور کوشش کرتا ہے۔ ایسی ہی وہاں کی زندگی کے متعلق بھی تو کچھ خیالات پیدا ہوتے اوران کے لئے کچھ تو تیاری اور کوشش کیا کرتا۔ جب ایسا نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ حبّ دنیا کے مرض میں گرفتار ہے۔ ہائے افسوس تیرا وطن آخرت ہے مگر تو نے اپنے لئے دنیا کو وطن بنا رکھا ہے۔ اپنے لئے اور اپنے ہر عزیز کے لئے دنیا ہی دنیا چاہتا ہے۔ اور دنیا سے کچھ ایسی دل بستگی ہے کہ گویا تجھ کو ہمیشہ یہیں رہنا ہے۔ خدائے تعالیٰ سے منہ موڑ کر سب سے تعلق بڑھا کر بکھیڑوں میں پڑکر معاملات میں گھسکر اللہ تعالیٰ سے غافل ہے پھر بھی تو اپنے کو حُبّ دنیا کے مرض میں مبتلا نہیں سمجھتا ہے ہائے یہ کیا غضب کر رہا ہے۔ اے حُبّ دنیا کے مریض آ ہم تجھے تیرے مریض ہونے کی ایک اور علامت بتاتے ہیں جب کوئی کام تو دنیا کا کرتا ہے اور وہ خلاف شرع ہوتا ہے اور اس کے کرنے سے تجھ کو دنیا کا فائدہ ہے مگر شریعت اس کو منع کرتی ہے تو اب تعارض ہوا دین میں اور دنیا میں اب اگر تو نے نفع دنیا پر خاک ڈال دی اور دین کو اختیار کیا تو سمجھا جائے گا کہ محبت الٰہی تجھ میں غالب ہے۔

اور اگر دنیا کو لے لیا اور شریعت کو پس پشت ڈال دیا تو سمجھا جائے گا۔ حُبِّ دنیا غالب ہے اے حُبّ دنیا کے مریض اب اپنی حالت کو دیکھ کہ جب دنیوی معاملات واقع ہوتے ہیں تو کیا کیا کرتا ہے۔ دنیا کو ترجیح دیا کرتا ہے خواہ آخرت کا نقصان

ہو جائے باتیں بنا بنا کر اور تاویلیں کر کر کے دین کو چھوڑتا اور دنیا کو لیتا ہے۔ تو کیا یہ علامت تیرے مریض ہونے کی نہیں ہے ہائے کب تو اپنے کو مریض سمجھے گا۔ اور کب علاج کے لئے کوشش کرے گا۔

اسباب مرض: یہ مرض حظوظ پرستی اور نفس پرستی یعنی نفس کی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھنے اور ہوس کے غلبہ سے پیدا ہوتا ہے۔ غفلت اور امورِ آخرت سے کاہلی اس مرض کو تقویت پہونچاتی ہے ابتداً اس کی فضول تعلقات اور فضول اخراجات بڑھا رکھنے سے ہوتی ہے۔ اس مرض کا اصلی سبب یہ ہے کہ اس کے مریض میں نسبت مع اللہ راسخ نہیں ہوتی ہے اس لئے وہ نسبت مع اللہ کے خواص و آثار سے بھی خالی ہوتا ہے دل خالی رہنے کیلئے نہیں بنایا گیا ہے۔ یہ نہیں تو بجائے اس کے دنیا کی محبت اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج مرض: علاج اس مرض کا یہ ہے کہ موت کو یاد کیا کرے کیونکہ اس مرض سے صحت ہونے کے لئے حظوظ کو کم کرنے کی ضرورت ہے موت کو یاد کرنا ہی ایک ایسی چیز ہے کہ اس سے حظوظ کم ہو جائیں گے اور لذتوں کی جڑ اکھڑ جائے گی۔ سہل ترکیب موت کے یاد کرنے کی یہ ہے کہ ایک وقت مقرر کر کے مراقبۂ موت اس طرح کیا کرے کہ ایک دن مجھ کو مرنا ہے اور خدا کے سامنے جانا ہے۔ پھر ایک دن میرا احساب ہوگا اگر اچھی حالت ہے تو بڑی بڑی نعمتیں ملیں گی ورنہ سخت سخت عذاب ہوں گے۔ مرنے کے بعد قبر میں مجھ سے سوال ہوگا اگر اچھے جواب دونگا تو ابدالآباد کا چین ہے ورنہ سدا کی تکلیف ہے۔

پھر مجھے قیامت کو اٹھنا ہے اس روز تمام نامۂ اعمال سنائے جائیں گے۔ میزان میں اعمال تلیں گے۔ اگر خدا نہ خواستہ میری ناشائستہ حرکات بڑھ گئیں۔ تو فرشتے کشاں کشاں مجھے جہنم کی طرف لیجائیں گے مجھے پل صراط سے گزرنا ہوگا۔ پھر آگے جنت ہے یا دوزخ غرض سارا عالم لایعنی مشغلہ میں مبتلا ہے۔ کوئی کسی دھن میں ہے کوئی کسی دھن میں ہائے یہ کسی کو یاد نہیں کہ ایک دن ہم نہ ہوں گے اس مراقبہ سے انشاء اللہ تعالیٰ حُبِّ دنیا کا مرض بالکل زائل ہو جائے گا۔ ایک دن اپنا یہاں سے جانا رہ رہ کے یاد آئے گا۔ آخرت سے تعلق ہوگا۔ اور دنیا سے دل سرد ہو جائے گا۔

اس نسخہ کا اور ایک جُز: فنائے دنیا کو سوچتا رہے۔ اور اس کی بے ثباتی کو ہمیشہ یاد رکھے ہم نے مانا کہ دنیا حسین بھی ہے۔ ہر طرح کی اس میں راحت بھی ہے سب ہنر ہیں لیکن اس دنیا میں ایک عیب ایسا ہے کہ جس نے سب خوبیوں کو خاک میں ملا دیا ہے۔ وہ یہ کہ دنیا ختم ہو جانے والی ہے۔ آپ دیکھتے ہوں گے کہ کیسے کیسے بڑے بڑے مکانات اُجڑے پڑے ہیں ان کے رہنے والوں کے دلوں میں کیا کیا تمنائیں ہوں گی کیسی کیسی آرزوئیں ہوں گی۔ ہائے وہ سب آرزوئیں خاک میں مل گئیں۔ دنیا ختم ہوگئی۔

کل ''ہوس'' اس طرح سے ترغیب دیتی تھی مجھے
خوب ملک روس ہے اور سر زمین طوس ہے
گر میسّر ہو تو کیا عشرت سے کیجئے زندگی

اس طرف آواز طبل ادھر صدائے کوس ہے
صبح سے تا شام چلتا ہو مئے گلگوں کا دور
شب ہوئی تو ماہرویوں سے کنار و بوس ہے
سنتے ہی ''عبرت'' یہ بولی ایک تماشہ میں تجھے
چل دکھاؤں تو جو قید آز کا محبوس ہے
لے گئی یکبار گی گور غریباں کی طرف
جس جگہ جان تمنّا سو طرح مایوس ہے
مرقدیں دو تین دکھا کر لگی کہنے مجھے
یہ سکندر ہے یہ دارا ہے یہ کیکاؤس ہے
پوچھ تو ان سے کہ جاہ و حشمت دنیا سے آج
کچھ بھی ان کے ساتھ غیر از حسرت وافسوس ہے

یہ دارا اسکندر وہ تھے جو کبھی تمام دنیا پر حکومت کرتے تھے ہائے آج ان میں اِتنی بھی قوت نہیں کہ اپنی قبروں پیشاب کرنے والوں کو ہٹادیں اے حُبّ دنیا کے مریض ایک اور قطعہ بھی سُن لے۔

کل پاؤں ایک کاسۂ سر پر جو جا پڑا   یکسر وہ استخوانِ شکستہ سے چور تھا
کہنے لگا کے دیکھ کے چل راہ بے خبر   میں بھی کبھی کسی کا سَرِ پُر غرور تھا

ایک روز رَسُوُلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) آؤ ہم تم کو دنیا دکھاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ایک ایسے مقام پر لیجا کر کھڑا کر دیا جہاں انسان کی کھوپڑیاں اور گوہ اور کچھ کپڑوں کے چندیاں اور جانوروں کی ہڈیاں پڑی ہوئی تھیں۔ یہ منظر دکھا کر فرمایا۔

سنو! ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اِن کھوپڑیوں میں ویسی ہی حرص تھی اور طرح طرح کی آرزوئیں تھیں جیسے تمہارے سروں میں ہے۔ سب رہ گیا آج بے چمڑے کی ہڈیاں ہوگئی ہیں کل راکھ ہوجائیں گی۔ اور یہ گوہ طرح طرح کے کھانے ہیں جس کو وہ کس کس مشقت سے کہاں کہاں سے کمائے تھے۔ ایک رات پیٹ میں رہے آج ایسے ہوگئے کہ لوگ ان سے گھن کرتے ہیں اور دور دور بھاگتے ہیں اور یہ پرانی چندیاں وہی بیش قیمت تھان ہیں جن کا وہ لباس بنا کر پہنتے اور اتراتے پھرتے تھے۔

آج وہ کسمپرسی کی حالت میں ہیں۔ ہوائیں ان کو اڑا اڑا کر ٹھکانے لگا رہی ہیں اور یہ ہڈیاں ان جانوروں کی ہیں جن پر وہ سوار ہوکر اکڑا کرتے تھے۔ وہ رہے نہ ان کی سواریاں۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ ہے دنیا اور دنیا کا انجام۔ اے حُبّ دنیا کے بیماروں تم نے سنا یہ ہے دنیا کی حقیقت وہ دن کب آئیں گے تم پر دنیا کی حقیقت کھلے گی۔ کچھ نہیں؟

اے حُبّ دنیا کے بیمارو! تم نے آخرت کو پہچانا ہی نہیں۔ ورنہ اس کی طرف پوری توجہ کرتے۔ بلکہ دنیا کو بھی نہیں پہنچانا۔ ورنہ اس کی طرف رخ بھی نہ کرتے دنیا ہی کو پہچان لو۔ اس کو سوچو۔

اگر دنیا کی پوری حقیقت ہی سمجھو تو پھر اس مردار کا نام بھی نہ لو۔ تم جو دنیا کے عاشق ہوئے ہو ذرا اس کو دیکھو تو سہی اس کی تو ایسی مثال ہے جیسے پاخانہ پر چاندی کے ورق لگے ہوئے ہوں اور کوئی اس کو حلوہ سمجھ کر تاک میں بیٹھا ہو۔ یا کسی چڑیل بڑھیا کو لال ریشمی لباس پہنا دیا گیا ہو اور نقاب سے منہ ڈھانک دیا گیا ہو اور کوئی اس کو حسین خوبصورت سمجھ کر محبت کا دم بھرنے لگے مگر جب برقعہ اٹھے گا۔ اس وقت اس محبت کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

حکایت: ایک عارف نے دنیا کو خواب میں دیکھا کہ بڑھیا ہے۔ مگر ابھی تک باکرہ۔ انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ تو نے اتنے عشق کئے اور اب تک کنواری ہی رہی۔ کہا جو مرد تھے انہوں نے مجھے منہ نہیں لگایا اور جو میرے عاشق تھے وہ نامرد تھے۔ ان کو میں نے منہ نہیں لگایا۔ اس لئے اب تک کنواری ہی ہوں۔

اے حُبّ دنیا کے بیمارو! تم دنیا کو برقعہ کے اوپر سے دیکھ کر اس کے عاشق ہو گئے ہو۔ اور اہلِ اللہ نے برقعہ اٹھا کر اسے دیکھا ہے اس لئے وہ نفرت کرتے ہیں۔

ذرا تم دنیا و آخرت دونوں کے برقعے کھول کر دیکھو تو دنیا سے نفرت اور آخرت کی طلب ہو جائے گی۔

دنیا ظاہر میں خوبیوں سے مزّین ہے مگر اندر گوہ موت اور سانپ، بچھو بھرے ہوئے ہیں اور آخرت ظاہر میں ناگوار امور اور مصیبتوں سے گھری ہوئی ہے مگر اندر نہایت حسین دلفریب محبوبہ ہے جس کی ایک نگاہ کے سامنے سلطنت ہفت اقلیم بھی کوئی چیز نہیں۔

حضرت: دنیا کی بالکل ایسی ہی حالت ہے ۔

حال دنیا را بہ پرسیدم من از فرزانہ گفت یا خوابے است یا بادے است یا افسانہ

باز گفتم حالِ آں کس گو کہ دل در دے بہ بست گفت یا غوائے است یا دیوائے است یا دیوانہ

مفہوم : ایک سمجھدار آدمی سے میں نے دریافت کیا کہ دنیا کیا چیز ہے۔کہا کہ یا تو خواب ہے یا چلنے والی ہوا ہے یا افسانہ ہے۔

باز گفتم حالِ آں کس گو کہ دل در دے بہ بست گفت یا غوائے است یا دیوائے است یا دیوانہ

مفہوم: ایسے شخص کا حال بیان کرو کہ جس نے دین میں اپنا دل لگالیا ہے۔کہا کہ یا تو وہ گمراہ ہے یا جن ہے یا دیوانہ ہے۔

جب اس طرح دنیا کی بیوفائی اور بے ثباتی کو پیش نظر رکھو گے تو حُبّ دنیا کا مرض بالکل تم سے زائل ہو جائے گا۔

ایک اور جُز : کسی شئے کو اپنا نہ سمجھو۔ہمیشہ آخرت کا دھیان اور دھن لگی رہے اس سے اوّل تو تم راستہ سے ہٹو گے نہیں اور اگر ہٹو گے بھی تو فوراً جلد متنبہ ہو کر راستہ پر لگ جاؤ گے۔

ایک اور جُز : جنت کے حالات اور وہاں کی نعمتوں کو سونچا کرو اس سے آخرت کی طلب پیدا ہوگی۔دنیا کی طرف سے توجہ ہٹ جائے گی رہ رہ کر یہ خیال آئے گا کہ حق تعالیٰ ہماری ذرا سی طلب پر اتنی بڑی جنت دیں گے اور طلب دنیا پر کچھ بھی وعدہ نہیں تو پھر ہم کو دنیا میں کھپنے سے کیا فائدہ۔

ایک اور جز : خدائے تعالیٰ کی محبت پیدا کرو۔ یہ کتابوں سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کا طریقہ وہ ہے جو ایک شاعر کہتا ہے خوب کہا ہے۔

مکتب سے کتابوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

اس کے لئے عاشقانِ الٰہی کی صحبت کی ضرورت ہے اس لئے اہل اللہ کی صحبت اختیار کرو۔ گاہے گاہے اُن سے ملتے رہو۔ ان کے پاس بیٹھا کرو اور ان کی باتیں سنو اُن سے تعلق رکھو اگر یہ میسر نہ ہو تو اولیاء اللہ کے تذکرے ان کی صحبت کے قائم مقام ہیں سنا اور دیکھا کرو (پڑھا کرو)۔ ان کی صحبت تم کو ایک نہ ایک دن خدائے تعالیٰ کی محبت پیدا کر کے رہے گی۔

بدرقہ : اس نسخہ کا بدرقہ اس طرح دل کو سمجھانا ہے کہ اے دل اُو دنیا پر مٹنے والے دل تو ایک دن دنیا کو چھوڑنے والا ہے۔ تھوڑی سی زندگی ہے اس نے تجھ کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے یہ چندروزہ زندگی ہے۔ دنیا کا عیش ونشاط آخرت کے رنج وعذاب کے مقابلہ میں حبس دوام کے قیدی کے لئے رات کا احتلام ہے۔

اے دل ! پھر اس پر یہ غرور یہ غفلت آخر تا بکئے (کب تک) بڈھا ہو کر کیا پھر جوان ہوتا ہے۔ تجھے آخرت کا کچھ خیال ہی نہیں۔ وہاں کے سامان کی کچھ فکر ہی نہیں۔ دیکھ اب وقت جاتا ہے۔ ایک دن وہ آتا ہے کہ تو قبر کے گڑھے میں پڑا ہوگا دنیا کو اور دنیا کو دیکھتے کے دیکھتے دیدہ بدلنے کو یاد کر کر کے روتا رہے گا۔ میرے پیارے دل کیا تجھ کو اس کی خبر نہیں کہ اسرافیل علیہ السلام صور منہ میں لیئے کھڑے ہیں کان

لگائے نگاہ جمائے ہوئے ہیں کہ حکم ہوتے ہی صور پھونک دیں۔

اے دل جب یہ حالت ہے تو پھر تجھ کو چین کیسے آتا ہے جب صور پھونکا جائے گا۔ جو جس حال میں ہوگا وہ اسی حال میں رہے گا۔ لقمہ لیا ہوا نگل نہ سکے گا کپڑا پہن رہا ہے تو پہن نہ سکے گا۔ پی رہا ہے تو پی نہ سکے گا۔ ادھر تڑا تڑ ہر چیز ٹوٹنے لگے گی۔ جو کچھ عالم میں ہے سب نیست و نابود ہو جائے گا۔ خدا کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمُ وہ کہاں جو ہمارے خلاف کیا کرتے تھے۔ دنیا پر مرمٹتے تھے اس دن کو بھولے ہوئے تھے پھر خود ہی فرمائے گا۔ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّار پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا سب اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے میدانِ قیامت میں کھڑے ہوں گے ہر ایک نفسی نفسی کہہ رہا ہوگا کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔

ایسے میں ایک بڑھیا آئے گی۔ بدصورت، نیلی آنکھیں، بڑے بڑے دانت باہر کو نکلے ہوئے تمام خلق کہے گی۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ یہ کون کمبخت ہے سب اس کے طرف سے منہ پھیرلیں گے۔

حکم ہوگا آج کیوں اس سے منہ پھیر رہے ہو؟ یہی تو دنیا ہے اس پر کیسے تم گرتے تھے۔ اسی چڑیل کی وجہ سے آپس میں حسد و دشمنی کرتے تھے۔ اس کی وجہ سے آپس میں خونا خونی ہوتی تھی نہ قرابت کا پاس ہوتا تھا نہ دوستی کا خیال۔

اس وقت سب کو یاد آجائے گا ہمارا مولا نا سچ فرماتا تھا۔ غَرَّتْھُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا بے شک دنیا کی زندگی ہم کو دھوکے میں رکھی تھی۔ ہائے ہم کچھ نہیں سمجھے تھے کہ دنیا ایسی ہے جب دنیا دوزخ میں ڈال دی جائے گی تو وہ کہے گی میرے دوست بھی

میرے ساتھ کردیئے جائیں اس کی درخواست قبول کرلی جائے گی۔ دنیا کے چاہنے والے بھی دنیا کے ساتھ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔

میرے پیارے دل کیا تجھ کو اس دن کا انتظار ہے کیا تُو دوزخ میں دنیا کے ساتھ رہنا چاہتا ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر کیوں دنیا میں کھپا ہوا ہے آخرت کو بھولا ہوا ہے۔ میرے پیارے دل خدا کیلئے سنبھل اور اپنی خبر لے۔ دنیا کی بے وفائیاں اور اس کی بے ثباتیاں تجھ کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر جگارہی ہیں ہائے تُو جاگتا ہی نہیں اگر جاگنا ہی ہے تو لوگوں میں تیرا اس طرح چرچا ہونے کے پہلے ہی جاگ کہ فلاں بیمار ہے۔ چوطرف سے طبیب آرہے ہیں علاج ہورہا ہے شفا کی امید نہیں پھر تیرا اس طرح ذکر ہورہا ہے کہ فلاں کی حالت بہت نازک ہے وصیت بھی کردیا ہے۔ مال و دولت پر توڑے (قفل) کردیئے گئے ہیں تُو ہر چیز کو حسرت کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے پھر زبان بند ہوگئی ہے۔ پہچانت بھی نہیں رہی ہے دیدے چھت کو لگ گئے ہیں تیرے اہل وعیال تیرے اطراف کھڑے رورہے ہیں۔ تجھ کو دکھایا جارہا ہے کہ یہ تیرا بیٹا ہے یہ تیری بیوی ہے زبان پر مہر لگ گئی ہے کچھ کہہ نہیں سکتا ہے۔ پھر یکا یک بستی میں یہ خبر گشت کرتی ہے کہ تو مرگیا ہے تیرے اعضاء سے روح نکال کر فرشتے لے جارہے ہیں اور تیرا جسم لوگوں کے ہاتھوں میں ہے کفن لایا جارہا ہے۔ پھر تجھے غسل دیا گیا اور کفن پہنایا گیا۔ حاسد راحت میں ہوگئے ہیں۔ ورثاء تیرے مال کی تقسیم کیلئے منصوبے دل ہی دل میں کررہے ہیں تُو شہر خموشاں میں پڑا ہوا اپنے کیئے کی سزا بھگت رہا ہے میرے پیارے دل یہ وقت آنے کے پہلے ہی جو کچھ کرنا ہے کرلے ورنہ پچتائے گا۔ اُس وقت پچتانے سے کچھ فائدہ نہیں۔

پرہیز : اس مرض کا مریض ان لوگوں کی صحبت سے جو دنیا میں کھپے ہوئے اور خدا کو بھولے ہوئے ہیں بہت پرہیز کرے۔

علامات صحت : حُبِّ دنیا سے صحت ہونے کی علامت یہ ہے کہ یہ مریض دنیا کو بھی دین ہی بناتا ہے۔ دنیا کے کاموں کو بھی آخرت ہی کی نیت سے کیا کرتا ہے جب دین و دنیا کا مقابلہ ہوتو دنیا پر دین کو ترجیح دیتا ہے۔ دنیا سے اس کا دل سرد ہوتا ہے۔ خوف الٰہی اس کے دل کو ہمیشہ گھیرا رہتا ہے۔ تمام اعمال اس کے درست ہوتے ہیں آخرت کی تیاری میں ہمیشہ لگا رہتا ہے۔

بیعت اوراس کے متعلق اُمور

بیعت کے تعلق سے اکثر دیکھا گیا ہے کہ زبانی ہدایت پوری طرح ذہن نشین نہ ہونے سے غلط فہمی پیدا ہوتی ہے، اس لئے یہ مناسب معلوم ہوا کہ بیعت کے تعلق سے ضروری امور بیان کردیئے جائیں بیعت دونوں سلسلوں یعنی قادریہ ونقشبندیہ میں لی جاتی ہے۔ اور سلوک اولاً سلسلۂ نقشبندیہ میں طئے ہوتا ہے۔ اس طریقہ میں پہلے لطائف کو ذکر الٰہی کے طریقہ ذیل سے صاف کردیا جاتا ہے۔

پہلا سبق : اس سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قادریہ کا پہلا سبق لطیفہ قلب کہلاتا ہے اس لطیفہ کی جگہ سینہ کے بائیں جانب پستان سے دو انگل ترچھے رُخ نیچے پسلی کی طرف ہے اس مقام پر اپنا خیال جما کر زبان بند کر کے دل ہی دل میں اللہ ھواللہ کا ذکر اس طرح کریں کہ یوں معلوم ہو کہ اَللّٰہُ اللہ اس جگہ سے بولا جارہا ہے۔ زبان سے نہ کہیں یہ

ذکر ہروقت اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اور لیٹے لیٹے وضو بے وضو ہر حالت میں اس طرح کیا کریں کہ ہاتھ پاؤں تو جس کام میں بھی ہوں مشغول رہیں لیکن خیال لطیفہ قلب کے مقامِ مذکورہ پر جمارہے اور دل میں جس طرح اور باتیں سوچا کرتے ہیں اللّٰہُ اللّٰہ کا خیال کریں۔ پس اس طرز عمل سے یہ ہوگا کہ ہاتھ پاؤں تو اپنے کام میں لگے رہیں گے اور دل اللہ کے ذکر میں مستغرق رہے گا۔ اس طرح کا ذکر ایک ایسی عبادت ہے جس میں ریا کا شائبہ بھی نہیں ہوتا اور اس کا علم بجز حق تعالیٰ کے کسی دوسرے کو مطلق نہیں ہوتا۔

میان عاشقِ ومعشوق رمز یست کراماً کاتبیں را ہم خبر نیست

مفہوم: خدا اور بندہ کے درمیان محبت و تعلق کا ایسا چھپا ہوا راز ہے کہ جس کی کراماً کاتبین کو بھی خبر نہیں ہے۔

ابتداء میں عادت نہ ہونے کی وجہ سے اس طرح کے ذکر میں قدرے دشواری ہوگی۔ اور کبھی کبھی بھول بھی ہوگی لیکن کوئی مضائقہ نہیں جب بھی یاد آجائے ذکر شروع کردیں اور اس کو اپنے ہر وقت کا مشغلہ بنالیں۔

طریقۂ ذکر: اطمینان اور فرصت کے وقت مسجد میں یا مکان کے کسی حصہ میں یکسو ہوکر بیٹھ جائیں آنکھیں بند کرلیں اور منہ بھی بند کرلیں اور زبان کو روک کر یوں خیال کریں کہ حضرت پیرومرشد میرے روبرو ہیں اور اللہ کا فیض مرشد کے قلب سے نکل کر میرے قلب میں آرہا ہے۔ اور اسی کے ساتھ دل میں اللّٰہُ اللّٰہ کہہ کر تسبیح کا ایک ایک دانہ پھیرتے جائیں اس طرح کم از کم بیس تسبیح دو ہزار بار دل میں یہ ذکر اس طریقہ پر کریں اور روزانہ کرتے رہیں ناغہ نہ کریں۔ اس تعداد ذکر میں کمی نہ

کریں اگر زیادتی ہوتو اچھا ہے کہ یہ ذکر جتنا زیادہ ہوگا۔ یہ پہلا سبق اتنا ہی جلد صاف ہوجائیگا۔ ہاں اگر کسی وجہ سے ایک نشست میں ذکر کی یہ تعداد پوری نہ ہوتو مضائقہ نہیں۔ دو تین نشستوں میں بھی اس کو پورا کر سکتے ہیں۔

ذکر کے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ جس طرح زبان کو تیزی کے ساتھ باتیں کرنے کی عادت ہوجاتی ہے۔ اسی طرح دل بھی تیزی سے ذکر کا عادی ہوجاتا ہے۔ لیکن یہ کوئی خوبی نہیں ہے ذکر میں اس بات کا اہتمام رکھنے کی ضرورت ہے کہ نہایت اطمینان وسکون سے آہستہ آہستہ ذکر کیا جائے۔ اور ایک ایک لفظ پورا پورا اور اچھی طرح ادا ہو۔ ذکر میں جلدی کرنے سے اس کا اثر پیدا نہیں ہوتا۔ یہ پہلا سبق ہے جس کو لطیفہ قلب کہتے ہیں۔ یہ صاف ہونے کے بعد دوسرا سبق دیا جاتا ہے۔ دورانِ ذکر میں جو کیفیات وواردات پیش آئیں ان کو بجز حضرت پیرومرشد کے کسی دوسرے سے بیان نہ کریں کہ اس میں ایک خاص مصلحت ہے۔

تصور شیخ اور وساوس: ذکر کرتے وقت ہر طرح کے خیالات سے دل ودماغ کو پاک اور یکسو رکھیں صرف ایک اللہ ہی کے ذکر سے دل ودماغ کو معمور رکھیں۔ اس دوران میں مرشد کا تصور ذہن میں رہے تو وسوسے پیدا نہ ہوں گے اس پر اگر وساوس پیدا بھی ہوں تو اس کا کوئی خیال نہ کریں اس سے کوئی ہرج نہیں البتہ اس بات کی ضرور احتیاط رکھیں کہ اپنی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا نہ ہو اگر خود بخود بلاارادہ آئیں تو کوئی مضر نہیں کثرت ذکر اور تصور شیخ قائم رکھنے سے وساوس کم ہوجائیں گے۔ تصور شیخ ابتدائے سلوک میں اس لئے ضروری ہے کہ اس ایک تصور سے دنیا بھر کے

تصورات باطلہ کا ازالہ کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اور آخرت میں چل کر قلب سے شیخ کا تصور نکال کر اللہ کا تصور جمانا بہت سہل ہو جاتا ہے تصورِ شیخ پر بعض حضرات شرک کا شبہ کرتے ہیں جن کی کوئی اصل نہیں۔ اہلِ علم تصورِ شیخ کو بطور علاج مبتدیوں کے سلوک کے لئے ضروری قرار دیتے ہیں۔

کثرت ذکر اور تصورِ شیخ قائم رکھنے سے وساوس خود بخود کم ہو جاتے ہیں۔ تصورِ شیخ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ شیخ کی صورت مجسم ہو کر نظر میں آئے یا نہ کہ شیخ کو خدائے تعالیٰ کی طرح ہر وقت اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھیں مقصود صرف شیخ کا ایک تخیل ہے۔ قوت متخیلہ میں ایسی قوت ہے کہ انسان جس چیز کا بھی خیال کرتا ہے وہ اس کی آنکھوں میں بعینہٖ موجود ہو جاتی ہے۔ پس شیخ کے تصور سے اس کے فیوض و برکات کے حصول میں بڑی مدد ملتی ہے۔

غایت بیعت و مقصود ذکر : بیعت دراصل کسی واصل الی الحق کے دست حق پرست پر اس غرض سے کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے اور اس کو راضی کرنے کا طریق معلوم ہو جائے کیونکہ ربّ العزت کا خود ارشاد ہے کہ اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا کثرت سے اللہ کو یاد کرو فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ ۔تم میرا ذکر کیا کرو تو میں اس وقت تمہارا ذکر کرتے رہونگا اس حکم خداوندی کو بجالانے کیلئے کسی سالک طریقت و عارف حق کی رہنمائی ضروری ہے اور اس حدیث سے بھی ذکر کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ ترجمہ: میں ہم نشین ہوں اس کا جو مجھ کو یاد کرے مقصود ذکر الٰہی سے اللہ تعالیٰ کی خالص محبت پیدا کرنا ہے اور دنیوی غرض

بیعت سے وابستہ نہ رکھی جائے۔ حضرت پیرومرشد کو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ایک وسیلہ سمجھیں اور اس تعلق سے جو حقوق و آداب مراتب ہوتے ہیں انہیں بجالانے کی کمال درجہ کوشش کریں ذکر کے وقت نہایت عاجزی کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض پرداز ہوں کہ اے میرے معبود میں تیری ہی یاد اور تیری ہی محبت کیلئے تیرا ذکر کر رہا ہوں میرا مقصود بس تو ہی ہے۔ مجھے اپنے فضل و کرم سے اپنی رضا و محبت اور اپنی معرفت عطا فرما۔

پہلی وصیّت: اسی طرح بیعت لینے کے بعد سالک کو شرعی امور میں جملہ اوامر و نواہی کی سختی سے پابندی کرنی چاہیے کہ اتباع سنت ہی سے سلوک جلد طے ہوتا ہے۔ اور ترقی حاصل ہوتی ہے۔ اس میں سب سے پہلی چیز نماز کی پابندی ہے۔ سالک کے لئے پہلی وصیت یہ ہے کہ پانچ وقت نماز کی پابندی رکھے۔ اور ہر نماز کو جماعت سے پڑھنے کی کوشش کرے۔ عورتیں جماعت کے بغیر پانچ وقت کی نماز پابندی سے اپنے گھر میں ادا کریں۔

دوسری وصیّت: یہ ہے کہ درود شریف روزآنہ کم از کم ۲۰۰ مرتبہ پڑھا کریں درود شریف کے آداب میں یہ بھی ہے کہ ادب اور توجہ کے ساتھ بیٹھ کر پڑھا جائے چلتے پھرتے اور مکروہ مقامات پر اس کا پڑھنا خلاف ادب ہے۔ درود شریف کو ذکر کے ساتھ ملا کر پڑھنا بھی ضروری نہیں ہے۔ سونے سے پہلے تک جب چاہیں اس کو پڑھ سکتے ہیں۔

درود شریف کوئی سا بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ یہاں ایک مختصر درود لکھا جاتا ہے جو اپنے معنی کے لحاظ سے بڑی فضیلت رکھتا ہے۔ اس کے معنی خیال میں رکھ کر پڑھیں تو مناسب ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَفْضَلَ

صَلٰوَاتِکَ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل واصحاب پر سب سے افضل درود اور اتنی تعداد میں جو آپ کے معلومات کی تعداد کے موافق ہے۔ برکت اور سلام نازل فرما۔

وظائف اور اشغال: عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ہر شخص کو کچھ نہ کچھ وظائف وغیرہ کی عادت ہوتی ہے۔ سالک کیلئے صرف تین چیزوں کا اختیار کرنا ضروری ہے۔ باقی چیزیں ترک کردیں۔ اولاً قرآن مجید کی تلاوت پابندی سے اس طرح کیا کریں کہ ابتداء سے آخر تک جتنا ہوسکے پڑھ کر پورا قرآن مجید ختم کیا کریں پھر ایسا ہی دوسرا دور شروع کریں۔ درمیان قرآن سے کوئی ایک آدھ سورۃ کا پڑھ لینا کافی نہیں (۲) درود شریف بکثرت پڑھا کریں کم از کم دو۲۰۰ سو مرتبہ پڑھنا چاہیے چونکہ دلائل الخیرات درود ودعاؤں کا بہترین مجموعہ ہے بعد تلاوت قرآن ہمیشہ اس کا ورد کریں تو بہتر ہے۔ اولیاء وعلماء ومشائخین کرام کا یہی طریقہ رہا ہے۔ (۳) ذکر ایک جگہ بیٹھ کر مرشد کا خیال اس طرح کریں کہ ان کے قلب سے اللہ کا فیض میرے قلب میں آرہا ہے۔ یہ سوچتے ہوئے اللہ ھو اللہ کا ذکر کریں اسی کو جتنا بڑھا سکتے ہوں بڑھائیں۔ دو ہزار کی تعداد ابتدائی درجہ میں بتلائی جاتی ہے۔ لیکن سلوک کثرت ذکر ہی سے طے ہوتا ہے۔ اور جب ذکر چھ ہزار کی تعداد تک پہونچ جاتا ہے تو اپنا اثر دکھانا شروع کرتا ہے۔ اس طریقہ کی بناہی کثرت ذکر اور صحبت شیخ پر رکھی گئی ہے۔

ابوالحسنات سید عبداللہ کان اللہ لہٗ

جامیا واقف دم باش عزیزاں رفتند
فکر عقبٰی بکن آخر کہ تو ہم مہمانی

کم خورد کم خسپ و کم گو ہم بجہلا کم نشین
دائما در ذکر باش و خویش را بیں بدترین

باعاشقاں نشین و غم عاشق گزیں
باہر کہ نیست عاشق کم کن از و قریں

از طفیل خواجگان نقشبند
کارِ دُنیا عاقبت محمود باد

حضرت عبدالرحمٰن جامیؒ اپنے آپ سے مخاطب ہوکر فرماتے ہیں۔

اے جامیؒ! اپنی سانسوں کی حفاظت کیا کرو کیونکہ تمہارے سب عزیز چہیتے دنیا چھوڑ کر جا چکے ہیں۔ اور فکر آخرت کرو کیونکہ تم بھی تو آخر مہمان ہو تمہیں بھی جانا ہے۔

کم کھاؤ کم سوؤ، اور کم بولو اور جاہلوں کے ساتھ کم بیٹھا کرو۔

اور اپنے کو ہمیشہ ذکر خدا میں مشغول رکھو۔ اور اپنے کو ہمیشہ سب سے بُرا سمجھو عاشقوں اور چاہنے والوں کے ساتھ بیٹھا کرو اپنے دل میں غمِ عاشقی پیدا کرو اور جو عاشق نہیں ہے اور خدا اور رسول ﷺ کے عشق سے محروم ہے اس کے قریب بھی مت جاؤ۔

اے میرے اللہ خواجگان نقشبند کے طفیل میں میرے دنیا کے کام اور میری عاقبت اچھی کر دے۔ آمین

شجرہ حضرات نقشبندیہ رضی اللہ عنہم اجمعین

یافتاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت حضرت شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم

الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت مصاحب رسول اللہ حضرت سلمانِ فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سلطان العارفین قطب العاشقین حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالقاسم گورگانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجۂ جہاں حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عزیزاں علی را میتنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید السادات حضرت سید خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ خواجگان پیر پیراں امام طریقت حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ناصرالدین عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد شرف الدین زاہد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا خواجگی محمد امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت محبوب صمدانی امام ربانی مجدد الف ثانی امام طریقت حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت ایشان حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید السادات حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شمس الدین حبیب اللہ عارف باللہ قیوم زماں قطب جہاں حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت قطب الاقطاب فرد الافراد حضرت شاہ عبداللہ المعروف بہ غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ واصل مرشد کامل عارف باللہ حضرت شاہ سعد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ وقت قطب دوراں عارف باللہ حضرت سید محمد بادشاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت جمیع حضرات نقشبندیہ بر فقیر ابوالحسنات سید عبداللہ رحم فرما۔

وعاقبتش بخیر گرداں بِحُرْمَةِ النَّبی وَاٰلِہٖ الْاَمْجَاد

اَمَّابعد.........................

درطریقہ عالیہ نقشبندیہ بیعت نمودہ داخل محفل گردانیدم حق سبحانہ تعالیٰ .... مذکور را از فیوضات مرشدان حظ وافر نصیب متکاثر مع استقامت شریعت عطا فرماید۔ آمین یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

شجرہ حضرات قادریہ رضی اللہ عنہم اجمعین

یافتاح

ذِکرُالمَولٰی مِنْ کُلِّ اَولٰی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلًا یَھْدِیْ اِلٰی طَرِیْقِ الْاِیْمَانِ لِلْعَالِمِیْنَ وَصِیَّرَہٗ وَسِیْلَۃً مَرْضِیَّۃً لِلْوَصُوْلِ اِلٰی صِرَاطِ النَّجَاۃِ وَ الْیَقِیْنَ وَالصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ اَفْضَلُ النَّبِیِّیْنَ سَیِّدُالْمُرْسَلِیْنَ حَبِیْبِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ مُحَمَّدِ ن الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

اَمَّابَعْدُ فَھٰذِہٖ شَجْرَۃُ الْقَادَرِیَّۃِ مِنْ تَوَسَّلَ اِلَیْھَا وَصَلَ اِلَی الْمَرَامِ

الٰہی بحرمت بہ عجز وانکسار عبدک الضعیف ابوالحسنات سید عبداللہ کان اللہ لہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید محمد پادشاہ بخاری قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید خواجہ احمد بخاری قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید حسین بخاری قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید محی الدین بادشاہ بخاری قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید علی بخاری قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید فرید الدین بادشاہ بخاری قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید علی صوفی بخاری قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ فریدالدین صوفی قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ الشیوخ حضرت شیخ علی صوفی قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سلطان العارفین قطب العاشقین سید شاہ عبدالطیف قادری لاابالی قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ احمد بن شیخ محمد الحموی قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ محمد بن قاسم قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ قاسم بن شیخ عبدالباسط قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ عبدالباسط بن شیخ شہاب الدین ابی العباس احمد قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ شہاب الدین ابی العباس احمد بن شیخ بدرالدین حسن قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ بدرالدین حسن بن شیخ علاؤالدین علی قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ علاؤالدین علی بن شیخ شمس الدین محمد قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ شمس الدین محمد بن شیخ شرف الدین یحیٰ قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ بن شیخ شہاب الدین احمد قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ شہاب الدین احمد بن شیخ عماد الدین ابی صالح نصر قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ عماد الدین ابی صالح نصر بن شیخ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ غوث الصمدانی محبوب سبحانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابوسعید المبارک المخزومی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابوالحسن علی بن محمد یوسف القرشی النہکاری قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز التمیمی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابوبکر عبداللہ شبلی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز سید الطائفہ حضرت شیخ ابوالقاسم جنید بغدادی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ عبداللہ سرّی سقطی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ داوٗد طائی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ حبیب عجمی قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ اجل مرشد اکمل حضرت شیخ حسن بصری قدس سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امیرالمومنین امام المشارق والمغارب اسداللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ تعالی عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید الاولین وآخرین افضل الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمت للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہٖ اجمعین وسلم تسلیماً مبارکاً کثیراً کثیراً

بیعت و ارادۃ نام:............قادری درایں سلسلۂ قادریہ عالیہ مقبول و پذیر باد

الٰہی بحرمت جمیع حضرات قادریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بر............ قادری رحم فرما و عاقبتش بخیرگراں و از فیوض مرشداں حظ وافر و نصیب متکاثر مع استقامت شریعت عطا فرما۔ آمین آمین آمین

بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؁

ابوالحسنات

قطعہ

تاریخ علاجُ السالکین

سالک ہوں سلوک پیر کا رکھتا ہوں
گمراہ نہیں ہوں رہنما رکھتا ہوں
دنیا ہوکہ آخرت اۓ صدیق
بے آسرا نہیں ہوں آسرا رکھتا ہوں

قطعہ

تاریخ علاج السالکین

کیوں نہ اب اوس کو شفا حاصل ہو
معصیت کا جسے ہے سخت آزار
پیر و مرشد نے کیا ہے تجویز
نسخۂ نادر قلب بیمار
۵۵ ۵ ۱۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ختم خواجگانِ نقشبندیہ مجدّدیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

سب سے پہلے بأرواح پاک حضرات خواجگانِ نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ عنہم اجمعین فاتحہ گذران کر اس ختم کو شروع کریں۔

ختم شریف یہ ہے

(۱) سورۂ فاتحہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ساتھ ۷ بار

(۲) درود شریف ۱۰۱ مرتبہ

(۳) سورہ الم نشرح بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ساتھ ۷۹ مرتبہ

(۴) سورۂ اخلاص (قل ہو اللہ احد) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱۰۰۱ مرتبہ

(۵) سورہ فاتحہ (الحمد للہ رب العالمین) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ساتھ ۷ مرتبہ

(۶) درود شریف ۱۰۱ مرتبہ

(۷) یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ ۱۰۱ مرتبہ

(۸) یَاکَافِیَ الْمُہِمَّاتِ ۱۰۱ مرتبہ

(۹) یَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ ۱۰۱ مرتبہ

(۱۰) یَارَافِعَ الدَّرَجَاتِ ۱۰۱ مرتبہ

(۱۱) یَاشَافِیَ الْاَمْرَاضِ ۱۰۱ مرتبہ

(۱۲) یَاحَلَّ الْمُشْكِلَاتِ ۱۰۱ مرتبہ

(۱۳) یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ ۱۰۱ مرتبہ

(۱۴) یَامُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ ۱۰۱ مرتبہ

(۱۵) یَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۱۰۱ مرتبہ

(۱۶) درود شریف ۱۰۱ مرتبہ

(۱۷) لاحول ولاقوت الا باللہ ۵۰۰ مرتبہ

(۱۸) درود شریف ۱۰۱ مرتبہ

اس کے بعد حسب سابق فاتحہ گزران کر اپنے مقصد کیلئے دعا کریں جس نیت و مقصد کیلئے یہ ختم پڑھا جائے مجرب ہے۔ اس ختم شریف کو ایک شخص تنہا یا کئی اشخاص ملکر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن پڑھنے والوں کی تعداد ہر حالت میں طاق ہونی چاہیے۔

ترکیب نماز استخارہ بعد نماز عشاء دو رکعت نماز نفل استخارہ کی نیت سے اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۱۰ دس ۱۰ دس مرتبہ سورۂ قل ھو اللہ احد پڑھ کر ختم نماز کے بعد (۱۰۰) مرتبہ درود شریف (۴۱) مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولاالہ الا اللہ اللہ اکبر۔ پڑھ کر یہ دعا کریں۔

اے اللہ آپ ہر چیز سے واقف ہیں۔ میں کسی چیز سے واقف نہیں ہوں۔

اگر فلاں

پیام — پیام کی صورت میں لڑکی کا نام لیں
کام — کام کی صورت میں کام کی نوعیت ظاہر کریں
فلاں

یہاں لڑکے کا نام لیں سے خیر ہو تو اسے جما دیجئے اور یہ کام ہو جائے
اگر شر ہو تو اسے جمنے نہ دیجئے۔ جو خیر اور بہتر ہو اسے جما دیجئے اور اس میں برکت ہو
یہ دعا کر کے (۷) مرتبہ درود شریف پڑھ کر کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔

رباعی

ہے حکم خدا نبی کی سنت کو نہ چھوڑ تسلیم و رضا و صبر و اطاعت کو نہ چھوڑ
نادان تُو اپنے وسیلے کو نہ بھول گر ہے طلب صدق تو نسبت کو نہ چھوڑ

محدث دکن رحؒ کی اردو تالیفات

گلزارِ اولیاء	فضائل رمضان
کتاب المحبت	تفسیر سورۂ یوسف
مواعظ حسنہ	قیامت نامہ
معراج نامہ	میلاد نامہ
سلوک مجدّدیہ	فضائل نماز

نور المصابیح (ترجمہ زجاجۃ المصابیح)

DECCAN TRADERS

DECCAN TRADERS
Bookseller & Publishers
23-2-378, Moghalpura, Hyderabad-500 002
Ph : 040-24521777, 66490230, Fax : 66710230
Website : wwwdeccantraders.co.in
E-mail : dthyd@yahoo.com